

سرکاری رپورٹ

گیک روائی اجلاس



بلوچستان صوبی اسلامی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء، عیسوی بیطابی، رجب المدرس ۱۴۱۰ھ محرری

صفیر نظر

مندرجات

نمبر شمارد

تلاوت قرآن پاک فرموده -

فقرہ سوالات -

معہد خصت کی درخواستیں -

تحریک استحقاقی (منجات جناب محمد ایوب بلوجہ)

(نا منظور ہوئی) -

تحریک الوفاء

(منجات سردار محمد خان یار وزیری)

(نا منظور ہوئی)

نمبر شمار صخوں نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۹۵ -	<u>سرکاری کارروائی۔</u>	-۴
۹۶	<p>مجلس قائمہ کی رپورٹ۔ مجازب سردار بشیر احمد خان ترین، بابت بلوچستان وزیر اعلیٰ و صوبائی وزراء کے (مشاہرات و اجابت و استحقاقات) کے مسودہ قانون اور بلوچستان اسپیکر فپی اسپیکر کے مشاہرات مولجات و استحقاقات کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء</p> <p>(۲) بولن میدیل یعنی کالج (بوروڈ آف گورنرز) کا مسودہ قانون مصدرہ مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۰ء - (منظور کیا گی)</p>	
۹۷ -		
شمارہ سوم		جلد اول

پلوچستان صوبائی اسمبلی چوتھی

کاگیارہواں اجلاس

بیو زیک شنبہ چار فروری ۱۹۹۰ء بمقابلہ رجب ۱۴۱۰ھ

زیر صدارت

جناب محمد اکرم بلوچ، اسپیکر۔ پلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
تلاؤت قرآن پاک و ترجیحہ از مولوی عبدالمتنی آنحضرتزادہ۔

لَيْسَ السِّرَّانُ تُولُوًا وَجُوَهُكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ
الْبَرِّ مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلِكَةَ وَالْكِتَابِ وَ
النَّبِيِّنَ وَإِلَى الْمَالِ عَلَى حِجْبِهِ ذُو الْقُوْبَى وَالْيَمَنِي وَالْمُسْكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَالسَّاَبِيلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَأَتَى الْزَّكُوْةَ وَالْمُوْفُونَ بِعَهْدِ هُمْ إِذَا اغْرَهَ دُنْدُونَ وَالصَّابِرِينَ
فِي الْبَاسَاءِ وَالضَّرَاءِ وَجِئْنَ الْبَارِسَ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ②

خدکے ساتھ فاداری نہیں ہے کہ تم مشرق اور مغرب کی طرف رخ کر لو بلکہ
فاداری ان کی فاداری ہے جو اللہ پر یوم آخرت پر فرشتوں پر کتاب پر اور عبیوں پر صدقہ
دل سے ایمان لائیں۔ اور اپنے مال، اس کی محبت کے باوجود قربت مندوں یا تیمبوں یا سکینوں
مسافروں، سماںوں اور گردیں پھٹرانے پر خپچ کریں۔ اور نماز قائم کریں اور زکوہ ادا کریں۔
جب معابرہ کر لیجیں تو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں، خاص کر دہلوگ جو فرقہ فاقہ لکایف
جسمانی اور جنگ کے اوقات میں ثابت قدم رہنے والے ہوں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے
راست بازی دکھائی اور یہی لوگ ہیں جو پختے شقی میں۔

جناب اسکندر۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد اب وقفہ سوالات۔
میر جان محمد خان جمالی صاحب اپنا سوال پوچھیں۔

بندہ ۱۴۹۔ میر جان محمد خان جمالی۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جعفر آباد اور تجویں اساتذہ کی تقرری کا اختیار
جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کو دیا گیا ہے۔
(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ اقدام صوبائی کا بینہ کے احکامات
کے خلاف وزری نہیں ہے۔ کیونکہ صوبائی حکومت نے بلوچستان میں
پہلپڑ و رکس پر و گرام اصراف اس لئے بند کر دیا ہے کہ وفاقی حکومت
اس پر و گرام کو پہلپڑ والک فیرنٹخ بمبروں سے کرانا چاہتی ہے۔

مولوی غلام مصطفیٰ وزیر تعلیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الف) حکمہ تعلیم نے ایس کوئی اختیار جمیعت علماء اسلام کو نہیں دیا ہے
 (ب) چونکہ حکمہ تعلیم نے کوئی اختیار جمیعت علماء اسلام کو نہیں دیا، لہذا
 صوبائی کامیابی کے کسی حکم کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! یہ تسلیم سرتے
 ہوئے کہ حکمہ تعلیم نے جمیعت کے لوگوں کو نہیں کیا ہو گا۔ یہاں وزیر تعلیم یہ بتائیں گے
 کہ جو احکامات ان کے نام سے فی الحال اور کو آتے ہیں؟ ان کی چیزیں آتی ہیں۔ آیا یہ درست ہے
 کہ غلط اپاٹنمنٹ کے لئے ان کا نام استعمال کیا جاتا ہے؟ ۹۔

وزیر تعلیم - میر صاحب نے جیسا فرمایا کہ اپاٹنمنٹ کے لئے میری چیزیں
 آتی ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے ماتحت افسوس ان کو ہدایت چاری کی جاتی ہے
 مثلاً امریکرہ اور فی الحال اور کو تو کس آدمی کو پیچھا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔
 لیکن اس سے جمیعت کا تعلق نہیں ہے۔ اس کے کسی کو اختیار نہیں دیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی - (ضمنی سوال) جناب اسپیکر۔ یہاں وزیر

موصوف یہ بتائیں گے کہ ان کی پارٹی کے داہلکار اپاٹشمینٹ کے مھکیدار بن گئے ہیں۔
ان اخلاع جن کے بارے میں سوال پوچھا گیا ہے۔ ۹

وزیر تعلیم۔ یہاں کس کا نام نہیں بتایا گیا کہ یہاں کے ہیں اور کون
ہیں۔ ان کو آپ نے مھکیداری کا سرٹیفیکیٹ دیا ہے۔ جو سرٹیفیکیٹ آپ نے ان
کو دیا ہے۔ وہ بھی تو پیش کریں میں انشاء اللہ حواب دے دوں گا۔ ان کے نام کیا
ہے؟۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپکٹر۔ وزیر موصوف کے نواس
یہ لاتا چاہتا ہوں کہ وہاں ان کے نام اور مضمب کو غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔
محکمہ تعلیم کے افسروں کو توثیق دی جاتی ہیں کہ اگر فلاں غلط اپاٹشمینٹ نہ کی گئی تو
آپ کا تبادلہ کر دیں گے۔ ورنہ ان کو اپاٹشمینٹ دلائیں۔ جناب والا یہ محکمہ لجھکشیں
کے افسروں کوئی وقاری حکومت کے سی ایس پی افسروں نہیں ہیں۔ اگر آپ دوبارہ
چاہتے ہیں تو ان کے نام بھی بتا دوں گا۔

جتناب اسپیکر - کیا یہ ملکہ تعمیرات کے ٹھیکیدار ہیں یا کس دوسرے
ملکہ کے؟۔

میر جان محمد خان جمالی - جناب اسپیکر - یہ اپائٹھینٹ کے ٹھیکیدار
ہیں اب ان کے ملکہ تعلیم میں بھی یہ نظام چل گیا ہے۔ یہ اپائٹھینٹ کے ٹھیکے دار بن گئے ہیں

مسٹر طہور حسین کھوسہ - دپاؤٹھ آف آرڈر م جناب والا! میں میر
جان محمد جمالی صاحب کی تائید کرتا ہوں اور اس سےاتفاق کرتا ہوں کہ وہاں جمعیت نے
قیلی نکام کو درہم برہم کیا ہوا ہے۔ وہاں غلط اپائٹھینٹس اور رانفسفرز ہو رہی ہیں۔

وزیر تعلیم - جناب والا! اہر آدمی امکن کر کہہ رہا ہے کہ وہاں تعلیم کا
نظام درہم برہم ہے کم از کم اس کا کوئی ثبوت تو پیش کریں۔ کہ کس طرح درہم برہم
ہو رہا ہے۔ اس کا واضح ثبوت پیش کریں۔

جناب اسپیکر۔ تقریبیوں کے بارے میں تو کہر ہے ہیں۔ جان محمد
جمالی صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں صرف یہ ذکر رہا ہوں کہ وہاں معزز اکین اسے بی۔ ظہور خان کھوسہ صاحب، میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب فلور آف دی ہاؤس پر اعتراف کر رہے ہیں۔ اور میر صادق عمرانی صاحب ایک بڑا اسے نامعلوم وجوہات کی بناد پر الیوان میں نہیں آرہے ہیں۔ میں یہ کہونگا کہ ان کے نام کو غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ اس کا نوٹس لیں میں ان کے نام بھی بتا رہا ہوں۔ تاج محمد جمالی ضلع جعفر آباد میں اور حاجی مٹھا خان جتک ضلع تبو میں یہ دو ارکٹ اپائمنٹس کرواتے ہیں۔ اور وزیر موصوف کا نام غلط استعمال ہو رہا ہے جناب والا! اس کے لئے کہیں تشکیل دی جائے۔ آپ یہ بات کہیں کے سامنے لائیں اس کی تحقیقات ہوئی چاہیے۔

وزیر تعلیم -

جناب اسپیکر۔ ذاتی اختلافات کی بناد پر یہ ہوتے ہیں۔

شاج محمد جمالی اور مصطفیٰ خاں جنک کے ساتھ ایکبھی اسے صاحب کے ذاتی اختلافات ہوئے گے۔ یہ الیکشن میں ان کے خلاف کھڑا تھا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ آپ نے ان کو حکم تقسیم میں اپائٹیٹ کے ٹھیکیدار کامسرٹیفیٹ دیدیا ہے۔ جناب والا! اپائٹیٹ طریقے سے ہو رہی ہے۔ ان کے ذریعے نہیں ہو رہی۔ وہاں دُکی اسی او موجود ہے۔ وہاں سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

میر ظفر اللہ خاں جمالی - (پاؤئنٹ آف کلر لیفٹیننٹ، جناب اسپیکر۔ ہم

کسی کے خلاف ذاتیات میں نہیں جانا چاہتے۔ میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ جماٹیں اور قانون کا تقدیم ہے۔ آئندہ اس کی مطابق رولنگ کو منظر رکھتے ہوئے سارے احکامات ہوئے گے۔ ہمیں وزیر موصوف فلور آف دس پر اتنی تسلی اور یقین رہائی کر دیں۔ کیا وہ اس کے لئے کوئی انکواڑی کیجیئی مقرر کریں گے۔ وہ ہمیں فلور آف دس پر یقین رہائی کیجیئی کر دیں۔ میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اس انکواڑی کیجیئی

میں سرکاری الہکار ہی نہ ہوں بلکہ ان اصلاح جن کا ذکر کیا گیا ہے وہاں کے نمائندے سے بھی اس میں شامل کئے جائیں۔ آپ کے توسط سے میں وزیر موصوف سے اس کی گارنٹی چاہوں گا کہ ان معاملات کی وہ انکواڑی کریں گے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو اس میں درستگی یعنی ریکیفیکیشن کرائی جائیگی اور اگر غلط ہے اس کی جو سزا ہے وہ سب کو ملنی چاہیئے۔

میر صابر علی بلوچ - جناب اسپیکر صاحب۔ وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ اگر متعلقہ آدمیوں کا نام بتایا جائے تو کارروائی کی جائیگی۔ اب جیسا کہ آنراہیں میر نے ان دو شخص کے نام بتا دیئے ہیں۔ بھائے اس کے کہ وہ اس کو کبھی کے سپرد کریں۔ اس کی تیزین دہانی کی جائے پہاں یہ کیا گیا کہ یہ ذاتی احتلافات کا معاملہ ہے

میر صابر علی بلوچ - جناب والا! وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ نام لیا جائے۔ تو وہ اس پر کارروائی کریں گے۔ ٹھیک ہے۔ انہوں نے اس کی تیزین دہانی کرائی ہے۔ لیکن وزیر موصوف نے کہا کہ یہ ان کے اپنے معاملات ہیں۔ اور احتلافات کا ذکر کیا گیا۔ اور معززہ میر صابر نے تعلیمی نظام کو درہم برہم کرنے کی بات کی ہے

میں مولا نا صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ مولا نا صاحب کی جو تعلیم کے متعلق پالیسی ہے وہ اس کے متعلق بات کریں۔ اور اس کا ذکر کریں۔ اور موجودہ حکومت میں جو کچھ ری پکی ہوئی ہے اور ان کے نظر ملات کے درمیان جو اختلاف ہے تو تعلیمی نظام کیوں نہیں درستہم یہ ہم ہو گا؟ میں حکمران پارٹی کی اشورتیس چاہتا ہوں کہ یہ جو تعلیمی نظام درستہم یہ ہم ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کو بہتر بنانے کے لئے مولا نا صاحب اشورتیس دیں۔ کہ وہ کیا اقدام کریں گے۔ اور اس کو کیسے ٹھیک کریں گے۔

مسٹر سید احمد ہاشمی (وزیر قانون) جناب والا! اس سوال کا ضمنی سوال
سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر - یہ تو مولا نا صاحب نے کہ دیا ہے کہ میں نے کسی کو اختیار نہیں دیا ہے۔ اور انتظام ٹھیک ہے۔

وزیر تعلیم - جناب والا! جہاں تک اختیارات دینئے کی بات ہے۔

وہ تو میں نے کہہ دیا ہے کہ میں نے کسی کو اختیار نہیں دیا ہے۔ اور کسی کو اس کا ٹھیکہ دار نہیں بنایا ہے۔ یہ بات شاید ذاتیات پر مبنی ہو۔ اور اگر کسی نے میرا نام غلط استعمال کیا ہے۔ اور جیسا کہ بعض اوقات ممبران بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ جمالی صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں پر ٹھیکہ دار مقرر کیا گیا ہے۔ یہی بات نہیں ہے۔ صرف جعفر آباد کے لئے بھی نہیں ہے۔ یہ چیز کسی اور جگہ بھی نہیں ہے۔ جب سے میں آیا ہوں اور جو شکایات بھے ٹھاہیں میں نے ان کے لئے انکو اُسی ٹیم مقرر کی ہے۔ میں اس کو ہدایت کروں گا۔ کہ وہ اس چیز کو بھی دیکھ لے۔

میر صابر علی بوقح - جناب والا! جیسا کہ گزارش کی گئی ہے انکو اُمری ٹیم جوانی نمائندوں پر مشتمل ہو ہیں سرکاری اہل کاران کی انکو ایسی ٹیم نہیں جا ہے اور اس کی تیقین دیائی جا ہے۔

مولانا عصمت اللہ وزیر خزانہ - بسم اللہ الرحمن الرحيم
جناب والا! اچھی بحث شروع ہو گئی ہے۔ یقیناً تقسیم قوم کو بہتر بنانے

کے لئے ایک اہم ذریعہ ہو گئی ہے۔ لیکن ہم نے یہ ضرور دیکھا ہے کہ یا جو تعلیمی نظام ہے اس ایک سال میں در ہم بر ہم ہو گیا ہے۔ یا اسکی شاخانہ طویل عرصے سے جاری و ساری ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں حزب اختلاف کے ارکان سے بھی کہ آپ حزب اختلاف کا کردار یہ شک ادا کریں۔ لیکن آپ اسلامی نقطہ نگاہ سے ادا کریں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے اصولوں کو منظر رکھیں۔

جواب اس پیکر - مولانا صاحب آپ تقدیر یہ کریں تشریف
رکھیں۔

وزیر خزانہ - جتاب والا میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ اس کے
لئے گذشتہ دس سال کا جائزہ میں۔

میر جان محمد خان جمالی - جتاب والا یہ ان کی تقدیر پر سوال
سے کوئی تعلق ہنسیں رکھتی ہے میں نے اس مسئلے پر قور کرنے کے لئے تکمیل بنانے
کی درخواست کی تھی۔

میر صابر علی بلوچ - جناب والا! معزز میر نے کمپنی بنانے کے لئے

ہما ہے اس بات کی مشورت سے دی جائے۔

جناب اسپیکر - مولا نا صاحب نے تو کہہ دیا ہے کہ میں نے کسی کو

اختیار نہیں دیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی - جناب والا بھی جو آج ہاؤس میں

ذکر کر رہا ہوں اس کے لئے کمپنی مقرر کی جائے اس بات پر کچھ عمل تو ہو یہ نہیں کہ آج اجلاس ختم ہوا۔ اور اس کے بعد پھر وہی حلواں ہوں۔ اور ان کے کام ہوں یہ طریقہ نہیں چلے گا۔

لواء محمد اسلام رئیسانی - جناب والا! جیسا کہ جمالی صاحب نے فرمایا

ہے۔ یہ چیز ان کے علاقے سے تعلق رکھتی ہے تو وہاں کے ممبر اور کوئی تسلی

حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور وہ یہ انکو ائیری کرے اور دیکھے اور اس کی رپورٹ ایوان کو پیش کرے۔ اس طرح سے ہم یہاں صرف بحث کرتے رہے تو اس کا کوئی مشتبہ نتیجہ نہیں نکلے گا۔

جناب اسپیکر

جیسا کہ وزیر تقدیم صاحب نے واضح کیا ہے کہ میں نے کسی کو اختیار نہیں دیا ہے۔ ہمارے وزیر تقدیم جبکی پیشے ہوئے ہیں پسکر کی تقدیم جبکی ہیں۔ اگر ان اشخاص کا جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو وہ آئینہ کسی افسر کے پاس جائیں۔ تو آئینہ اس طرح سے کسی شخص کا تقریر نہیں ہو سکے گا۔ یہ تو مولانا صاحب نے کہہ دیا ہے۔ اور جیسا کہ تقریر یا تو اعلیٰ سرکاری افسران کرتے ہیں۔ اور سفارش تو ہر ایک کرتا رہتا ہے۔ چاہے وہ کسی پارٹی سے ہو۔ پیپلز پارٹی کے جسی پی این پی کے نبھی سب جاتے ہیں۔ اور سفارش کے لئے بھی این کو کہ جاتے ہیں۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں۔

نواب محمد اسماعیل میسانی

جناب والا! اگر اس معزز ایوان کی

تسنی کے لئے ڈسٹرکٹ کو لشن کے ارکان اور اس معزز ایوان پر مشتمل ایک کمیٹی

تشکیل دی جائے۔ تو جو رپورٹ کھینچی مرتب کرے گی وہ ایوان کے سامنے پیش کرے
میرے خیال میں پھر اس معزز ایوان کے ارکان کی تسلی ہو گی۔

جناب اسٹیکر - یہ تو معزز وزیر تعلیم صاحب فرمائچکے ہیں کہ انہوں
نے کسی کو ٹھیکہ دار نہیں مقرر کیا ہے۔ اور انکو ائیری کھینچی ہے۔

میر جان محمد خان جمالی - جناب والا! وزیر تعلیم صاحب فرمایا ہے
کہ انہوں نے ایک کھینچی بنائی ہوئی ہے لیکن میں جس ضلع کی بات کر رہا ہوں اس
کے تین نمائندے سے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور وہ یہ چیز کہہ رہے ہیں کہ
وہاں غلط تقریر یاں ہوتی ہیں۔ کیا وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ ان کی کوئی وقت نہیں
ہے۔ اور مولا ناصاحب نے جو سرکاری اہل کاروں پر مشتمل کھینچی بنائی ہوئی ہے۔ اس
کی زیادہ وقت ہے۔ اور ان کے زیادہ اختیارات ہیں۔ اوس پھر ہم ایک کہتے ہیں کہ
بیور و کرسی سے ہمیں تقصیان پیچھے رہا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزی - جناب والا! جو معزز ایوان میں

کمیٹی بناتے کی تجویز پیش کی گئی ہے میں یہ میں ہے۔ یہ دھاندیاں اور شکایات تو مولانا صاحب کو ہر جگہ سے آ رہی ہیں کہ ہر جگہ غلط تقریریاں ہو رہی ہیں۔ خصوصاً ضلع نوب میں اور دیگر پتوں علاقوں میں بھی ایسا ہوا ہے۔ تو میں اس معزز اپوان کو یہ تجویز پیش کروں گا کہ وہ اگر یہ ایک ایسی کمیٹی بناتا چاہتے ہیں تو اس کا دائرہ کار و سیع کریں۔ اور اس کو پتوں علاقوں تک اسی کو بڑھائیں تاکہ اس میں دوسرے اضلاع بھی آجائیں۔ اور ان کی صحیح دینیت معلوم ہو سکے اور سارے بلوچستان کے اعداد و شمار سے معلوم ہو سکے کہ یہ دھاندیاں ہماں ہوئی ہیں۔ اور کس طرح سے ہوئی ہیں؟

جناب اسٹیکر۔

اب مولانا صاحب اس کی ذرا وضاحت کر دیں

وزیر تعلیم۔

جناب والا اس سلسلے میں یہ عرض کروں کہ یہ خامیاں صرف ملکہ تعلیم میں نہیں ہیں۔ بلوچستان کے سارے ملکہ جات میں ہیں۔ اور یقینوں بہت خامیاں بیرون کریٹ کی وجہ سے ہیں۔ اور ملکہ تعلیم جو کہ ایک حساس ملکہ ہے اور اس میں لوگوں کو زیادہ ملازمت کے موقع ملنی کی امید ہوتی ہے۔ اور اس ملکہ میں

اگر لوگوں کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ لیکن جو مسائل بیان کئے گئے ہیں میں نے اس کے لئے ایک انکو ایئری کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے اس کی جانب سے مجھے شکایات نہیں ملی ہیں۔ اور اس پر کوئی دوسری کمیٹی مقرر کرنا مناسب نہیں ہے۔ بعد میں اس کی گئی سفلتا ت کو مد نظر رکھ کر دیکھا جائے گا۔ کہ کوئی شکایات اُر ہی ہیں۔ ابھی تک اس نے اپنی پولٹری نہیں دی ہے اور ہم نے غور نہیں کیا ہے۔ کمیٹی کے اوپر کمیٹی بنانا کوئی داشت مندی نہیں ہے۔ اور وقت کا ضیاع ہے۔

میر جان محمد خان جمالی

جناب والا! آپ کو اس الہوان کے تین معزز زمیر کہہ دے ہے ہیں کہ وہاں پر دھاندر لیاں ہیں۔ لیکن مولا نا صاحب نے جو سفر کری اہل کاران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ اس کی زیارت وقت ہے۔ یہ تو عجیب بات ہے۔ کہماز کم انکو ایئری ٹیم پر اور انکو ایئری ٹیم نہ سہی اس کے لئے عوای نامندوں کو تو انکو ایئری کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر

نواب محمد اسلم رہیمانی -

لواب محمد سلم رمیانی -

جناب والا! ہم واضح طور پر جا بنداری

کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ تو میں اس وقت یہ دستاویزی ثبوت آپ کو فراہم کر سکتا ہوں۔ میرے پاس موجود ہے میں آپ کو پیش کر سکتا ہوں۔ ہم صرف بحث نہیں کر رہے ہیں۔ ہم تین سے بھتے ہوں کہ کبھی کی طرف سے جا بنداری برقرار ہی ہے جس کی ہم ابھی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

میر صابر علی ملوظح -

جناب والا! ہمارا پر دھانڈ لیوں کی نشاندہی کی

جار ہی ہے اور حکمران پارٹی کے ارکان خود کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر جا بنداری ہوتی ہے۔ اس لئے عوای نمائزوں پر مشتمل کبھی کیوں نہ بنائی جائے۔ وہ آپس میں خود کہہ رہے ہیں کہ ان کی حکومت میں دھانڈ لیں ہوئی ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی -

جناب والا! اس سلسلے میں میں

یہ گزارش کروں گا کہ اگر شکایات نہ ہوئیں تو وہ انکو اپنی کمی مقرر ہی کیوں کرتے

شکایات ان کو پہنچے ملی ہیں۔ پھر انہوں نے انکو ائمیری کیمیٰ مقرر کیا ہے۔ ہماری صرف گزارش اتنا ہے کہ اس کا دائرہ کار و سیع کیا جائے۔ اور میں نے گزارش کی ہے کہ وہاں کے ایک ایم پی ا سے کو بھی شامل کیا جائے۔ اور اس کا دائرہ کار و سیع کیا جائے کیا ہمارا حق نہیں بنتا ہے کہ ہمارے حلقوے میں جو کچھ ہو رہا ہے وہاں شکایات ہوتی ہیں۔ اور وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ شکایات ہیں ہم نے تو صرف یہ لکھا ہے کہ ہمیں بھی شامل کیا جائے۔ کچھ فہرست میں تو مو لانا صاحب سے نہیں کھلہ ہے۔

جناب اپنے سکر

وزیر تعلیم صاحب۔

وزیر تعلیم - جناب والا جن شکایات کامیں نے ذکر کیا ہے۔ وہ ان تین حضرات کی جانب سے ہو رہی ہیں۔ محکمہ کی جانب سے نہیں ہو رہی ہیں۔ اور انہیں ایم پی ا سے صاحبان نے جو شکایات کی ہیں۔ میں نے اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جب کمیٹی کا فیصلہ آجائے گا۔ پھر دیکھا جائے گا۔

میر جان محمد خان جمالی

جناب والا اس سے میری

تلی نہیں سہلی ہے۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال۔

بلا ۷۷۔ میسر جان محمد خاں جمالی۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ اوستہ محمد سب ڈوپٹن میں ۵ فروری ۱۹۸۹ء سے اب تک محکمہ تعلیم ہیں کتنی آسامیوں پر تقریبیاں کی گئی ہیں۔ نیز ان آسامیوں پر تعییات شدہ یونیورسٹیاں اور اساتذہ کرام کے نام مطہری علیمی کوائل اور ڈوپٹن کی تفصیل دی جائے۔ اور یہ بھی تبلیغی جائے کہ تقریبیاں کن کن حضرات کی سفارشات پر عمل میں آئی ہیں۔

وزیر تعلیم۔

۵ فروری ۱۹۸۹ء سے اب تک سب ڈوپٹن اوستہ محمد کسی بھی یونیورسٹی کی تقریبی عمل میں نہیں آئی ہے۔

۵ فروری ۱۹۷۹ سے اب تک سب ڈوینٹ اوسٹہ خدمتیں تعینات کئے گئے
اساتذہ کرام کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

سینکنڈ ڈسکول چھپرزا۔

نمبر شمار	نام معاون دیت	تعلیم	ڈوینٹ	سقارش	تعیناتی
۱۔	محمد خان ولسوخان	بخاری ایڈ	III	اسکول چھپرزاں	اوستہ خدمت
۲۔	الی بخش ول قبیر خان	بخاری	"	"	"
۳۔	غلام مصطفیٰ ول حاجی شاہ	بخاری	"	"	"
۴۔	شاہزاد ول علی سزاد	بخاری	"	"	"
۵۔	فیض محمد ول خیر محمد	بخاری	"	"	"

عمر کنٹ چھپرزا۔

۱۔	عبد الحکیم ول شفیع محمد	وار لہندی چھپری خیر پور	"	"	"
	ستہ جس سے خارج التحصیل				

جو نیز اگلکش میچپز

نمبر شمار	نام معاویت	تعلیم	دُویش	سخارش	تعیناتی
۱	حاجی خان ولد محمد مغلن	ایف اے	III	انڑو بُیسٹ پاس کیا	اوستہ محمد
۲	رسول بخش ولد حضور بخش	"	"	"	"
۳	ممتاز علی ولد غلام احمد	"	"	"	"
۴	محمد یامو ولد عبد الغنی	"	"	"	"
۵	سید حسن ولد حسن	"	"	"	"

جے وی میچپز

نمبر شمار	نام معاویت	تعلیم	دُویش	سخارش	تعیناتی
۱	علی الفوز ولد محمد بھل	میراں	III	انڑو بُیسٹ پاس کیا	اوستہ محمد
۲	عبد الغفو ولد امام اربن	"	"	"	"

نمبر شمار	نام معاہ ولدیت	تعلیم	فُوژر	سخارش	تعینتی
۳	عبدالحید ولد شاہ محمد	میراں	III	انگریزی سپیاس کیا	اوستہ مہد
۴	ملکو خان ولد کسری خان	"	"	"	"
۵	حضرتو بخش ولد اللہ بخش	"	"	"	"
۶	منظور احمد ولد ارب خان	"	"	"	"
۷	غلام ہسین ولد پائند خان	"	"	"	"
۸	محمد علی ولد ہسید	"	"	"	"
۹	خادم ہسین ولد علی محمد	"	"	"	"
۱۰	عبدالجبار ولد محمد رضا خان	"	"	"	"
۱۱	غلام مصطفی ولد محمد اسحاق	"	"	"	"
۱۲	ہدایت اللہ ولد عطاء محمد	"	II	"	"
۱۳	خلیل الرحمن ولد عبد اللہ	"	"	"	"
۱۴	عبدالبنی ولد عبد الحکیم	"	III	"	"
۱۵	عبداللہ ولد سعید خان	"	II	"	"
۱۶	اللہ بخش ولد خدا بخش	"	III	"	"

میر جان محمد خان جمالی

جناب والا! میر سے سوال بزرے کے بارے

میں صحنی سوال یہ ہے کہ آپ نے ایک بات ذکری ہو گی۔ انہوں نے جواب میں نام بھی دیا ہے ہیں۔ تفصیل بھی دی ہے اور ان کی ڈویژن بھی دی ہے۔ اور ماشاء اللہ تھرڈ ڈویژن بہت زیادہ ہیں۔ یہ بھروسے بات صفحہ بزرے و مین پر ہیں۔ انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ انہوں نے انٹرڈیکٹ پاس کیا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ کب یہ یا انٹرو یو ہوئے تھے؟ اور اس سلیکشن بورڈ کے ممبر کون تھے؟ جنہوں نے انٹرڈیکٹ کی کیا تھیں؟

جناب اسپیکر - وزیر تعلیم صاحب جواب دیں۔

وزیر تعلیم

جناب والا! آپ نے یہ ایک لمبا صحنی سوال پوچھا ہے اب آپ دیکھ سکتے ہوئے ملکہ کی ہر بات کی اطلاع تو آپ کو نہیں دی جاسکتی ہے جناب آپ مطلع ہوں میرے ملکہ کی انکوائری فیم فلاؤ ہے۔ آپ مطلع ہوں میرے ملکہ کی انٹرو یو فیم فلاؤ ہے۔ اس سے پہلے کوئی ایسا روت ایڈر گولیشن یا کوئی ایسا

قانون نہیں تھا۔ کسی بھی ممبر کو پہلے مطلع کرے اور پھر اس کے بعد کوئی کام کرے۔ جو رونما اور قائمہ تھا اس کے مطابق انڑو پورہ ہوئے ہیں۔ اس کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ۵ فروری ۱۹۸۹ سے اب تک سب ڈویژن اوسٹہ محدث کی کسی بھی لیکچر کی تقریبی عمل میں نہیں آئی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اوسٹہ محدث سب ڈویژن میں اگر کسی لیکچر کی تعیناتی نہیں ہوئی کیا وہاں پر ضرورت نہیں تھی یا وہاں کے لوگوں میں اہلیت نہیں تھی کہ وہاں پر لیکچر مقرر نہیں کیا گیا؟

وَسِعْيُهُ تَعْلِيمٌ - آپ کا ضمنی سوال لیکچر کے متعلق تھا۔ لیکچر پہلی سروں کمیشن کے ذریعہ سے آتے ہیں۔ جن کو ضرورت ہوتی ہے وہاں انڈر میودے کر آتے ہیں۔ ہمارے پاس نہیں ہوتے ہیں۔

میسٹر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا امیں اپنا سوال دو یا رہ چھڑتا

ہوں۔ غالباً وزیر موصوف کی سمجھ میں میرا سوال نہیں آیا میں نے صرف یہ لگزارش کی ہے کہ وہاں پر لیکچرر تعینات نہ کرنے کی وجہ کیا تھی۔ آپ کہ وہاں پر لیکچرر کی ضرورت نہیں ہے۔ یاد ہاں پر لوگوں میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ وہ لیکچرر بننے کے قابل نہیں ہیں۔ میرا سوال یہ ہے مجھے اس کا جواب چاہیے۔

جناب اسپیکر۔

لیکچررز Lecturers کا انہروں پہلی سروس کمیشن کے تھرو Through ہوتا ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب والا! آپ کب تک انہیں پہچائیں گے میرا یہ اختصر اور سادہ سوال ہے کہ وہاں پر لیکچرر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا جواب دے دیں۔ اگر ضرورت ہے تو کیوں تعینات نہیں کیا گی۔ جناب میرا سوال بڑا اختصر ہے۔

مسٹر صابر علی بلوچ۔

جناب والا! میری تجویز ہے کہ اجلاس کی کارروائی ادھر گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی جائے تاکہ مولانا صاحب اپنے دیپارمنٹ کے

لوگوں سے کنٹ کر لیں۔ اور اس بادُس میں صحیح جواب دے دیں۔

وزیر تعلیم -

پہلے کچھ تو ہم نے مانگے ہیں۔ اس وقت ہم کیا کریں۔ اگر آپ کے پاس اپنے کوئی سکھرا جو ہم نے طلب کی ہے ہیں۔ اور انہیں ہم نے نہیں لکایا ہے۔ آپ ہمیں بتائیں۔ ہم نے جنہیں طلب کیا وہ نہیں آئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کوئی ادمی نہیں ہو گا۔ وہاں کوئی گزبجوبیٹ نہیں ہو گا۔

میر ظفر الدین خان جمالی -

جناب والا! جتنے گرتو بھویٹ اور ایک پیا اے پاس لوگ وہاں ہیں۔ اتنے تو وزراء میں بھی نہیں ہیں۔ الہیت والے لوگ وہاں پر ہیں نا الہیت ان کی ہے جو کہ چلا رہے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی -

جناب والا! میں صنتی سوال پوچھنا

چاہتا ہوں۔ مولانا صاحب میں صفحہ نمبر ۳۴ پر آرہا ہوں آپ عنود سے دیکھ لیں۔
جونیپر انگلش سپھر لادر ہے وی سپھر ز کی آپ نے تعداد دی ہے آپ نے سپھر اسکا لم
وائے تقسیم کیا ہے۔ اس میں بتر شمار ہے نام مودودیت تعلیم دو شہزادے عبد سفارش

کا کام آتا ہے۔ اس میں آپ نے لکھا ہے۔ انٹرو یو ٹیکسٹ پاس کیا ہے۔ میرا صحنی سوال یہ تھا کہ آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ انٹرو یو ٹیکسٹ پاس کیا۔ اس میں سلیکشن پورڈ میں کون تھے؟ کیا طریقہ کار تھا۔ کیا محسوسہ امتحان ہوا تھا۔ زبانی ٹیکسٹ بھی ہوا۔ تھا۔ یا پھر ایسے ہی انہیں پھر تی کر دیا گیا تھا۔ چٹ چلی تھی یا پھر لوگ گئے تھے؟

وزیرِ تعلیم -

جناب والا! انٹرو یو ٹیکسٹ پاس کا مطلب یہ ہے کہ جو قائدہ ضابط انٹرو یو ٹینس کا سیکرٹری سے لیکر ڈی او ٹک کو سہتے ہیں۔ یعنی وہاں کے مقامی ڈسٹرکٹ آفیسر انٹرو یو ٹینس میں۔ اس میں جو قاعدہ و ضابطہ ہوتا ہے اس کے مطابق انٹرو یو کیا جاتا ہے۔ یہ چٹ کی بات نہیں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی -

جناب والا! میرا ایک اور صحنی سوال ہے کہ نواب ریساں نی صاحب اگر بخھے صحنی سوال کرنے کا موقع دیں کیونکہ یہ میر سے سب ڈویژن سے متعلق ہیں۔ اور میں تیاری کر کے آیا ہوں۔ جناب والا! گذارش یہ ہے کہ کرا مٹر یا پر کوئی نہیں پاسا کا کہ یہ انٹرو یو کب ہوئے تھے۔ اور اس پیاس کب آئی تھیں؟ اشتہارات اخبارات میں کب شائع ہوئے کچھ نہیں ہے۔ جناب اور

یہ تسلی نہمنش جواب نہیں ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ درخشم صاحب کلاس فور عربی پچھر زکی
لست ہر ضلع میں لے جاتے ہیں۔ وہ نامہ نگار بھی ہیں۔ اور جو نیٹرکلر کمپنی رہے ہیں۔
گورنمنٹ ہائی اسکول تلات میں بھی رہے ہے۔ اور وہ لست لے جاتے ہیں۔ اسی پر بھرتی
بھروسہ ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔

وزیرِ تعلیم

جناب والا یا یہ تو وہی مسئلہ ہے جو میں نے پہلے عرض
کیا تھا۔ اگر کہیں تقریبی ہو گئی کسی بھی آری کے باقاعدہ قعہ یعنی دیتا ہوں کہ اسرویو
لے کر اس کی تقریبی کرے یہیں۔

جناب اسپیکر

آپ کے ضمنی سوال چونکہ بہت زیادہ ہیں۔ آپ مولانا
صاحب سے مل لیں۔

میر جان محمد خان جمالی

جناب والا اعلان کی بات نہیں ہے

ایوان میں تین دہائی کرائے اور حقوق کی بات ہے۔

مسٹر عبید الحمید خان اچھرزا۔

جناب والا! وزیر موصوف نے

جو بخوبیات دیئے ہیں۔ اور اوستہ نحمدہ ڈویژن سے بھرتی کئے ہیں، ان میں ون لو
آل سب تھرڈ ڈویژن ہیں۔ اس میں بات کی ہے۔ کیا اس ڈویژن میں تمام تھرڈ
ڈویژنری ہیں۔ کیا ان کی صد ہے کہ وہ فہرست اور سینکڑہ ڈویژنری میں لیں گے۔
اس تعریف کے لئے۔ یہ قصہ کیا ہے۔ یہ صورت حال کیا ہے اس بارے میں
ونہ یہ موصوف ہمیں بتائیں۔ کیا وہاں کا تعلیمی میعاد ہی ہی ہے؟

جناب اپنے سکرپٹ۔

میرے خال میں تعلیم کا معیار وہاں گرا ہوا ہے

وزیر تعلیم۔

جناب والا! اپنا اچھا سوال کیا ہے۔ اس کا تقریباً ضمنی
جناب آگیا تھا، کہ وہاں کے لوگ زیادہ تر غائب ہوتے ہیں۔ وہ تھرڈ کلاس پاس
ہو کر چھرزا لگتے ہیں۔ یہاں اور پہشیں کے علاقے کے لوگ پیسے والے ہیں۔ وہ آگے
جا کر کسی یونیورسٹی میں داخلہ لیتا ہے۔ اور کسی اور شعبہ میں چلا جاتا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی -

جناب والا ! ہمیں ضمنی سوال کرنے

دیں۔ ہم پر ہاتھیں اپوان کے سامنے لاتا چاہتے ہیں۔ اسیکر صاحب آپ مجھے اجازت دیں۔ میرا ایک اور ضمنی سوال ! آپ نے ایک اور انکو اسی طیم بنا لی ہے۔ کیا اس کی ابھی تک کوئی روپرٹ نہیں آئی۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کے آفیس میں دکانداری لگی ہوئی ہے۔

وزیر تعلیم

جناب والا ! پہلے سے دکاندار می تھی اب وہ روکی گئی ہے

اس لئے تو میں نے ٹیم بنا لی ہے۔ اس بنا پر کوئی خاص دکانداری نہیں ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا ! غالباً پہلے ایشیں تھی اب

تو مخواہ میں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی -

جناب والا ! وہ جو دکانداری روکی ہوئی تھی

وہ نہیں رکھی ہوئی ہے۔ میرے لفظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اب بھی جاری و ساری گئے

جناب اسپیکر۔

اب الگا سوال!

میر جان محمد خان جمالی۔

جناب اسپیکر۔ اگر آپ اس طرح

ان کو بچاتے رہے تو پھر ہمارا یک دنائی ہے۔ ہم آپ کے سامنے اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔ یہ وزیر اس سال ہمارے ہاتھوں نہیں چڑھتے ہیں۔ وہ صرف اسی ایوان میں ہمارے ہاتھ میں چڑھتے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔

جناب اسپیکر! میں وزیر تقیم کے سیناں اف ہمیر

کا معرف ہوں۔ مزاح کا جو پہلو آپ نے اسمبلی میں قائم کیا ہے سب اس کے معرف ہیں۔ لیکن مجھے تپہ نہیں تھا کہ مولوی صاحبان مجھی اس حد تک جا سکتے ہیں

میر جان محمد خان جمالی۔

جناب والا! یہ اسپیکر مندرجہ میں سوال

ہے۔ یا تقریر ہو رہی ہے۔؟

جناب اپنکر - یہ کوئی صفائی سوال نہیں ہے۔ اگلا صفائی سوال بھی میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

نمبر ۹۔ میر جان محمد خان جمالی -

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ
صلح عفرا آباد میں اب تک کتنے مسلم القرآن قواعد و ضوابط کے طبق
تعینات کئے گئے ہیں۔ بنیزیر یہ مسلم القرآن کن مدرسون کے فارغ
التحصیل ہیں۔

وزیر تعلیم

تمام معلم القرآن کی تعیناتی کے احکامات ڈسروکٹ ایجوکیشن آفیسر خود کرتے ہیں
صلح عفرا آباد میں معلم القرآن کی ۰۰ آسامیاں ہیں جن پر معلم القرآن کام کر رہے ہیں۔ یہ
معلم القرآن مندرجہ ذیل مدرسون سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔

- ۱۔ مدرسہ تجوید القرآن محمدی محلہ حبیب آباد ہبھیری ضلع خیبر پور
- ۲۔ مدرسہ دار التحودہ بنات ہبھیری۔
- ۳۔ مدرسہ جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ۔
- ۴۔ مدرسہ دار العلوم جامعہ غوثیہ الوزراہ بابو، بھاگ۔
- ۵۔ مدرسہ اسلامیہ عربیہ الوزار العلوم مدنی۔

میر طقر اللہ خان جمالی -

جناب اسپیکر۔ یہ وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ پانچ مدارس ہیں۔ ان میں محل آسامیاں چالیس تحصیل معلم القرآن کی یہ معلم القرآن جو تعینات کئے گئے کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ کن کن مدرسون سے کتنے کتنے مدرس تعینات کئے گئے؟۔

وزیر تعلیم -

جناب اسپیکر۔ یہ نیا سوال ہے۔ آپ کا اصل سوال یہ تھا کہ ضلع جعفر آباد میں اب تک کتنے معلم القرآن قوا عدو و ضوابط کے طبقی تعینات کئے گئے ہیں۔ نیز یہ معلم القرآن کن مدرسون کے قارئ التحصیل ہیں میں نے جواب میں بتا دیا۔ ان کی تعداد نہیں بتائی گئی کہ کن کن مدرسون سے کتنے کتنے

لئے گئے۔ پڑنکہ یہ نہیں پوچھا گیا۔ اس لئے اس کا جواب بھی نہیں دیا گیا۔ لہذا یہ نیا سوال ہے۔

مولانا عصمت اللہ وزیر خزانہ۔

(پرانٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر

جمالی صاحب کے دور حکومت میں چتنے افسران تعینات کئے گئے تھے کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس کس یونیورسٹی سے فارغ ہوئے تھے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب والا! مجھے دو بار چیف منیٹر نہادیں۔

میں اس کا بھی جواب دوں گا۔ فرق کیا پڑتا ہے۔ بہر حال اتنا بھی ان پڑھنہ ہیں ہوں میں آپ کی وساطت سے گذارش کروں گا کہ میری بات انکو بری کیوں لگتی ہے میرا صحنی سوال اس سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے خود جواب دیا کہ چالیس مسلم القرآن تعینات کئے گئے پانچ مدارس سے میری ان سے صرف اتنی گذارش ہے کہ کون کون سے مدد سے سکتے مسلم القرآن تعینات کئے گئے۔ اگر ان کے پاس جواب نہیں ہے تو کہہ دیں کہ میں اس کا جواب کل دے دوں گا۔ یا پر سووں دے دوں گا۔ میرا یہ سوال ان کو اتنا برائی کیوں لگا؟

وزیر خزانہ

جناب اسپیکر۔ ان کا یہ سوال غیر متعلق ہے جب افسران اور ملازمین کی بھرتی کی جاتی ہے۔ تو ان سے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ آپ کس ادارے سے آئے ہیں۔ بلکہ آج تک یہ نہیں پوچھا جاتا۔ لہذا یہ غیر متعلق سوال ہے۔ مخزون کی محض سوال برائے سوال کے جذبے سے یہ سوال کر دیتے ہیں۔

میر صابر علی ملوث

جناب اسپیکر صاحب۔ میرا پاؤں فٹ آف اور ڈری ہے کہ اسمبلی کا ایک ڈیکورم ہوتا ہے۔ میاں منصر متعلقہ بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ ان کے جواب دوسرے وزیر دے رہے ہیں جو متعلقہ نہیں ہیں۔ جناب والد! یہ ہمارا استحقاق ہے کہ ہم صفتی سوال پوچھیں چاہئے۔ ان کی سمجھو میں آئے یانہ آئے۔

This must be stopped Sir

میر ظفر اللہ خان جمالی

جناب اسپیکر۔ میں آپ کے توسط سے اپنے اس سچلیمنٹری سوال کے بارے میں آپ کی رونق چاہوں گا۔ میرا سوال

اس سے متعلق ہے۔ لیکن اس آپ کی روشنگ چاہتا ہوں۔ آپ اسمیٰ کے اسپیکر ہیں۔

وزیر تعلیم - میں نے عرض کیا کہ آپ کا ضمنی سوال اس سے بالکل متعلق نہیں ہے۔ یہ یہاں سوال ہے آپ نوٹس دے دیں الگ سیشن میں اس کا جواب آپ کو دے دیا جائیگا۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - مٹیک ہے آپ یہ بات پہلے ہی محسوس کر رہے ہیں۔

وزیر تعلیم - آپ سوال کریں۔ آپ کو تو لونے کا شوق ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - جناب اسپیکر یہ اسمیٰ کے اندر الزام تراشی ہے۔ وہ بھتے ہیں بھتے لڑنے کا شوق ہے۔ جناب والادا میں کیسے لود رہا ہوں۔ مہربانی فرمائ کر ان الفاظ کو اسمیٰ کارروائی سے حذف کر دیں۔

وزیر تعلیم -

یہ سوال غیر ضروری ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی -

میر اسوال غیر ضروری نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ ہمیں آپ کی پروٹیکشن چاہیے۔

جناب اسپیکر -

وزیر تعلیم نے اس سلسلے میں آپ سے کہہ دیا

ہے کہ آپ ان کو مزید موقع دے دیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا -

جناب اسپیکر۔ میں مولانا صاحب سے

یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی منظور شدہ لسٹ پر کون کون سے مدرس سے موجود ہے؟ کیونکہ ملکہ تقیم کے اپنے منظور شدہ مدرس سے ہیں، حکومت کا اپنا میلاد ہے۔ جس کے تحت مدرس سے تسیم کئے جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ یہ دوسرا سوال ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کفر۔ جناب اسپیکر۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کی یہاں ذمہ داری ہے۔ کہ میران اسمبلی کے استحقاق کا تحفظ کر دیں۔ اگر آپ ہمیں تحفظ نہیں دیں گے۔ تو منظر صاحب بھی ہمیں کیسے جواب دیں گے جناب والا! یہ آپ کا کام ہے اس اسمبلی کے وقار کو بحال رکھیں اور نہ راء صاحبان سے کہیں کہ وہ یہاں صحیح جواب دیں یہ تو کوئی طریقی کار نہیں ہے۔ یوچستان کے حکومت نے ہمیں یہاں اسمبلی میں بھیجا ہے اور حکومت ہمیں دیکھ۔ ہے ہیں کہ ہم یہاں کیا کر دے ہیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب اسپیکر۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

مولوی محمد اسحاق خوشتی۔ جناب اسپیکر۔ میری گزارش یہ

ہے کہ مختلف میر صاحبان نے چھوچھا پانچ مدرسون سے کتنے مذہبی اساتذہ لگائے ہوئے ہیں۔ جب ان کو معلوم ہو گیا تو کہتے ہیں۔ فلاں چیز تبلاؤ امتحان لیا گیا ہے یا نہیں لیا گیا ہم اس بحث کی قدر کرتے ہیں لیکن میں ان سے ریکوپریٹ کروں گا۔ کہ لمبا سوال نہ دیں اور اسمبلی کا وقت نہ لیں۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ وزیر تعلیم نے اس کا جواب آپ کو دیا یا ہے۔

جناب اسپیکر - الگاسوال۔

بنگو۔ ۱۸۰۔ میسر جان محمد خان بھائی۔

کیا وزیر تعلیم لہ راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال روائی ۹۰، ۱۹۸۹ء کے دوران اوسٹہ محمد میں محکمانہ سفارشات میرٹ کی بنیاد پر کتنے اسکولوں کو آپ گریدار ترقی لیا گیا ہے۔ نیز ان اسکولوں اور ان اسکولوں میں طلبہ کی تعداد جھی تبلائی جائے۔

وزیر تعلیم -

روال مالی سال میں ہر ضلع کے صرف ایک پا اسٹری اسکول کا درجہ برداشتیا
گیا ہے۔ جس کے مطابق ضلع جعفر آباد کے پا اسٹری اسکول محلہ قادر شاہ اوستہ محمد
کادر جہ مڈل تک بڑھایا گیا ہے۔ اس میں طلبہ کل تعداد ۱۲۳ ہے۔

میر جان محمد خان جمالی - (ضمی سوال) جناب اسپیکر۔

جب پا اسٹری یا مڈل اسکول بنانے ۔ ۔ ۔ (مدائلیت)

جناب اسپیکر - جان محمد جمالی صاحب آپ اپنا ضمی سوال پوچھیں۔

میر جان محمد خان خان جمالی - جب مولوی صاحب مسجد اسکول

بناتے ہیں تو کیا اس کے لیکن گراونڈ کو دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ مسجد تو کس نے بنائی
ہوتی ہے اور نام کسی اور کاچل رہا ہے۔ یہ مسجد اسکول کے لیے کوئی کوئی بڑھایا

جاتا ہے۔؟

وزیرِ تعلیم

جنگوالا! جہاں تک نام کا مسئلہ ہے۔ مثلاً خیر محمد ہو یا زید
ہو لیکن نام تو گھاؤں کا چلت ہے۔ جہاں تک مسجد اسکول کا درجہ بڑھانے کی بات ہے
آج تک میر سے علم میں نہیں آیا کہ مسجد اسکول کا درجہ بڑھایا جائے ہے۔
لیکن جام ساحب کے دور میں ضلع قلات کے ایک علاقہ میں مسجد اسکول کو مڈل
کا درجہ دیا گیا تھا اس کے لئے باقاعدہ عمارت بنائی گئی تھی اُنکے دور میں علاوہ ازیں
ضلع نژوب میں بھی مسجد اسکول کو مڈل کا درجہ دیا گیا۔ تاہم یہ خاص مثال ہنسیں ہے
(مداخلتیں)

نواب محمد اسلم خان ریسٹانی

(ضمی سوال) کیا وزیر موصوف یہ بتانا

پسند کریں گے کہ کسی اسکول کو اپ گریڈ کرنے کا کوئی پیمانہ مقرر کیا گیا ہے؟۔

وزیرِ تعلیم

یہ سوال بچھپکہ جانتا ہے کہ اسکول کو اپ گریڈ کرنے
کا کیا طریقہ ہے۔ مڈل کا درجہ دینے کے لئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کے آس پاس

کتنے پرائمری اسکول ہیں۔ دس بارہ یا پندرہ ہیں کتنے پچھے ہیں۔ وغیرہ۔ اس کا کیا طریقہ ہے۔ انتشار اللہ آپ کو جسی معلوم ہوگا۔ یہ خاص مسئلہ نہیں ہے۔

مدرسہ عبد الحمید خان اچھکڑ فی

جناب والا! سارے بلوچستان

میں مسجد اسکول کا مطلب پرائمری اسکول ہے۔ اور اس کا درجہ آگے بڑھاتے ہیں تو سیرتے خیال یہ غلط ہے۔ اور یہ سب غیر قانونی ہے۔ مسجد اسکول کا جو آج تک سارے پاکستان میں تصور لیا جا رہا ہے کہ یہ پرائمری کی حد تک ہو گا۔ اور اس کے علاوہ یہ عمل قطعاً غیر قانونی ہے۔ ایسا ہونا ہیں سکتا۔ یا تو صوف مسجد اسکول کی تعریف کرے کہ مسجد اسکول کتنے درجے تک ہو سکتا ہے۔

میر صابر علی بلوچ - جناب اسپیکر۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جب سولانا صاحب مسجد اسکول کی تعریف نہیں کر سکتے ہیں۔ تو وہ اور کس جیز کی تعریف کر سکیں گے۔

جناب اسپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

وزیر تعلیم -

جیسا کہ معنے میں بھروسہ اسکول فرمائی ہے۔ تھے۔ تو مہم
اسکول وہی پہاڑی اسکول ہی ہوتا ہے۔ جو میر جان محمد خان جمالی کے سوال کے
جواب میں دیا چکا ہے۔ جیسا کہ صبح اسکول پہاڑی اسکول ہوتا ہے۔ تو اس کو
اپنا گردی کیا جاسکتا ہے۔

جناب اسپیکر۔

اگلا سوال۔

نمبر ۱۸۱ - میر جان محمد خان جمالی -

کیا وزیر تعلیم از راد کرم معلمان فرمائیں گے کہ^(الف)
ایک دست ہے کہ فرنچیپ و ٹالٹ وغیرہ کی خرید کے لئے ڈسٹرکٹ
امبجکیشن آفیسر اور سب ڈویٹیل ایمبوکیشن آفیسر قلات کو ایک ایک لاکھ
روپے ڈسٹرکٹ ایمبوکیشن آفیسر جپن آباد کو نیس سو ہزار، سب ڈویٹیل
امبجکیشن آفیسر اور تین ملکہ کو نیس سو ہزار اور سب ڈویٹیل ایمبوکیشن آفیسر

دُبِرِهِ اللہٗ یار کو شکس بزار دو۔ پے منظو کئے گئے میں۔

(ب) اگر جنزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو ضلع جعفر آباد جہاں اسکولوں کی تعداد نبنا زیادہ ہے، کو فرنچس اور ٹانٹ وغیرہ کی خریداری کے لئے کھر فم مختص کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفہیل دئی جائے۔

وزیر تعلیم۔

(الف) جیسا ہاں درست ہے۔

(ب) چونکہ ضلع قلات میں سکولوں کی تعداد ضلع جعفر آباد کی نسبت زیادہ ہے۔

نیز ضلع قلات میں لحاظ سے سرو ترین علاقوں میں شامل ہے جہاں ٹانٹ اور فرنچس کی پیداوار دیگی میں زمین پر بیٹھ کر پھوپھوں کے لئے حصوں تعلیم انتہائی مشکل ہے۔ جبکہ ضلع جعفر آباد میں موسم اس قدیم شدید نہیں ہے کہ فرنچس کی عدم موجودگی پھوپھوں کے لئے نہ میں پر بیٹھنا انکن ہے۔ لہذا ضلع قلات کو اس سال جعفر آباد کی نسبت زیادہ رتبہ فراہم کی گئی ہے۔ تاہم اگلے سال جعفر آباد میں کمی کو پورا کرنے کی کوشش کا چاہئے گی۔

جناب اسپیکر - کوئی دنیا سوال ہے

میر جان محمد خان جمالی

جناب والا! میں یہ کہنا ہوں کہ جنفر آباد میں زیادہ ٹالوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں سخت گرمی ہوتی ہے۔ یہاں دسیر موصوف جوں کے ہیئے میں دھوپ میں بیٹھ سکتے ہیں؟ الگروہ دھوپ میں بیٹھیں تو چھر پت پڑے گا کہ ٹالوں اور قدر پتھر کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔

وزیرِ علم

جناب والا! میں حمزہ ببر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ سوال کیا ہے۔ میں الگست کے ہیئے میں وہاں لیکھا وہ اس موسم میں زمین پر بیٹھ تو سکتے ہیں۔ لیکن ان کی ایک تکلیف ہے کہ اگر پنکھے مہیا کر دیئے جائیں۔ تو یہ نسبت قلات کے وہاں کھتم تکلیف رہے گی۔ اور پنکھوں کا ہم انتظام کر رہے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی

جناب والا! ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

کہاٹ اور شریشتر کے لئے ایک لاکھ روپے رکھے جائے ہے میں۔ اور پنچھوں کے لئے صرف بیس سو لاکھ روپے رکھے میں یہاں پنچھے سستے ہیں۔ یہ ذرا بتائیں یہ کیا تابع
ہے۔ ج-

وزیر تعلیم -

جناہ والا! ہم نے ضرورت کو دیکھا ہے جہاں ٹاٹ
کی زیادہ ضرورت تھی ہم نے ٹاٹ مہیا کئے ہیں اور جہاں پنچھوں کی زیادہ ضرورت
تھی پنچھے مہیا کئے ہیں تاہم گرم علاقوں کے لئے پنچھے رکھے ہیں۔

جناہ پا چسکر - اگلا سوال -

نمبر ۱۸۴۔ نواب محمد اسماعیلیانی -

کیا وزیر تعلیم از راہ کر مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرنسپری اسکولوں کے اساتذہ کو ماہوار کشم و بشیش
بلدہ سو روپے تھوا دی جاتی ہے جبکہ انہی اداروں کے
معلین قرآن کی ماہوار تنخواہ صرف ایک سو روپے چاہیں رہے ہے؟

(ب) اگر جزو الف) کا بھاپ اثبات میں ہے۔ تو نہ کوہہ اداروں کے اساتذہ اور معلمین قرآن کے تنوہوں میں اتنے ہر سے فرق کی وجہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم

کھونک بوجہستان کے بہت سے پرانی اسکولوں میں معلم القرآن کی مستقل کوئی آسامی نہیں ہے اس لئے حکومت نے ماہوار الامم مبلغ ۱۵۰ اروپے پر بعض ائمہ مساجد کو جزوی معلم القرآن مقرر کیا ہے جن اسکولوں میں معلم القرآن کی آسامیاں موجود ہیں۔ وہاں سرکاری قواعد و ضوابط کے طبق علماء کو معلم القرآن تعینات کیا گیا ہے اور ان کو اسکیل نمبر دیا جاتا ہے۔

۱۔ سیکرٹری تعیمات: سیکرٹری تعلیم کو کسی سلح کے اساتذہ کو محترم یا بر طرف کرنے کے اختیارات حاصل ہیں۔

۲۔ ڈائریکٹر تعلیم: گریڈ ۹ سے ۱۵ تک ملازمین کی محترم اور بر طرفی۔

۳۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر: گریڈ ۱۱ تک کے ملازمین کی محترم اور بر طرفی کے اختیارات ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسران کو حاصل ہے۔ تاہم حکومت کے

ایک نو ٹیکلیشن کے تحت گرینڈ ۳ سے ۵ تک کے ملازمین کی حضرتی
کے اختیارات وزراء کرام کو حاصل ہیں۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال ہے

واب محمد اسلم رمیانی۔ جناب والا! جہاں تک معلم القرآن کی بات
ہے تعلیم تو ایک مقدس پیشہ ہے۔ اور معلم القرآن پھوں کو قرآن مجید پڑھاتا
ہے۔ وہ ایک مذہبی درس دیتا ہے۔ لیکن ان کی تنخواہ صرف دیڑھ سور و پے
ہے۔ آنماز یاد فرق کیوں ہے۔ جبکہ دوسرے اساتذہ کی تنخواہ بارہ سور و پے
ہے۔ ایسا ہے کیوں ہے اسے بھی برابر تنخواہ ملنی چاہیئے۔ آنا فرق کیوں رکھا
گیا ہے۔

وزیر تعلیم۔ معزز میر صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ یہ تو گذشتہ
چالیس برس سے ہم نے تو یہ معیار تنخواہ کا نہیں رکھا ہے۔ ہم سے پہلے بھی معزز
میر ایوان میں رکن رہ چکے ہیں۔ اور وزیر بھی رہے ہیں۔ تو ان کو یہ مسئلہ پہلے لٹھانا

چاہے تھا۔ اصل میں پرائمری اسکول کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ لازماً یک معلم القرآن بھی ہو۔ جو مقرر میں ان کو حکومت کی جانب سے ۰۵۱ روپے دیے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ قرآن پاک پڑھلتے ہیں۔ اور ان کو حکومت کی جانب سے تنخواہ دی جائے ہے۔

نواب محمد اسلام ریسیانی۔ جناب والا! یہ پرائمری اسائز کے ساتھ ہوتے ہیں یہ برابر کے گردی کے ہو سکتے ہیں۔ اور مولا ناصاحب نے فرمایا ہے کہ ہم منسر رہا ہوں میں ملکہ تعلیم کا وزیر نہیں رہا ہوں۔ لیکن اب ماشاء اللہ آپ لوگوں کی حکومت ہے کیا اب آپ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کے لئے کوئی غور کر رہے ہیں۔ کیا کوئی قانون نہیں غور ہے؟

جناب اسپیکر۔ وزیر تعلیم صاحب۔

وزیر تعلیم۔ اچھا ہے آپ نے یاد دلایا ہے۔ جب میں حکومت میں آیا تو اس بارے میں رپورٹ حکومت کو بننا کر بھجو ہے۔ اگرچہ اس سال نہیں تو

آئندہ اس پر خود کیا جائے گا، یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال۔

نمبر ۲۰۱ نواب محمد اسلم ریسیانی -

لیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ
سینکڑی تعلیم اور ڈائریکٹری اسکو لز کو اساتذہ کی محبتی اور بروزگاری
کے اختیارات کس حد تک حاصل ہیں نیزاں سلسلے میں ڈسٹرکٹ یونیورسٹی
آنفیس کا کیا کردار ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم -

سر و سر ولز کے تحت سینکڑی ڈائریکٹری تعلیم اور ڈسٹرکٹ یونیورسٹی
کے اساتذہ کو محبتی کرنے اور بروزگاری کے اختیارات حسب فیل ہیں
۱۔ سینکڑی تعلیمات:- سینکڑی تعلیم کو کسی سطح کے اساتذہ کو محبتی
یا بروزگاری کرنے کے اختیارات حاصل ہیں۔
۲۔ ڈائریکٹری تعلیم مگر ٹیکسٹ کے ہاتھ ملازمین کی محبتی اور بروزگاری

۳۔ دسرا کٹ ایجوکیشن آفیسر ہے گریڈ اٹاے تک کے ملازمین کو جھرتی
اور پر طرفی کے اختیارات دسرا کٹ ایجوکیشن آفیسر ان کو حاصل ہے
تاہم حکومت کے ایک نوٹیفیکیشن کے تحت گریڈ س تا ۱۵ تک کے ملازمین
کی جھرتی کے اختیارات فدرال کرام کو حاصل ہیں۔

جناب اسپیکر ۔ کوئی ضمنی سوال؟

نواب محمد اسلام رمیٹانی ۔ جناب والا! ہمارے پاس تو ڈیپارٹمنٹ
سر و سر رولز ہیں جن کے مطابق یہ طریقہ کار و ضع لیا گیا ہے۔ اس کے مطابق کارروائی
کی جائے گی۔ اس میں گریڈ ۱۔ سے لے کر ۱۵ تک کے ملازمین کے قواعد ہیں تو
پھر حب و زیر صنایع بری کرتے ہیں۔ اگر ان قوانین کی ضرورت ہے۔ تو اسی
میں ان کو پیش کر کے ان کو منسوخ کر دیں۔ کیا وہ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ یہ رولز
غلظت میں اور دوسرے رولز بنائے گئے ہیں۔ کیا وہ یہ صاحب کے احکامات ان
قواعد سے زیادہ وزن رکھتے ہیں؟ جناب والا! جیسا کہ جواب میں لکھا ہے۔

۱۔ سیکر پیغمبری تعلیمات - سیکر پیغمبری تعلیم کو کسی سطح کے اساتذہ کو جھرتی یا بر طرف کرنے کے اختیارات حاصل ہیں۔

۲۔ داڑھریکھر تعلیم - گردیہ نو سے ۱۵ انک ملازمین کی جھرتی اور بر طرفی میرا مطلب ہے۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ملازمین کو جھرتی اور بر طرفی کرنے کے اختیارات ہیں۔ اگر وزیر صاحب کو جھرتی اور بر طرفی کرنے کے اختیارات ہیں تو ان ایڈیشنل رو لز کی ضرورت کیا ہے۔ پھر ان کو ختم کر دیتا چاہئے۔

جناب اپنیکر - وزیر تعلیم۔

وزیر تعلیم - جناب والا! اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی کے اختیارات کو ختم کیا جائے ہے بلکہ صاحب اکابر ہا ہے۔ اصل میں پہلے جیسے وزراء

صاحبہن کو اختیارات تھے ان کو گرینڈ ۱۵ تک اختیارات دیتے گئے تھے۔ یہ تو وزراء صاحبیں کی صورا بدید پر ہے۔ وہ خود اختیارات استعمال کریں۔ یا ماتحت عملے کو دیں اگر آج ایک وزیر خود را سے ۱۵ تک بھرتی کرے پر طرفی کرے وہ خود بھی کر سکتا ہے۔ اور یہ اختیارات دوسرے کو بھی تفویض کر سکتا ہے۔ ہر حال اختیارات تو ہیں۔

نواب محمد اسلم خان ریسٹرانی - جناب والا یہاں جواب میں ہمایگی
ہے کہ سپیکر پری نعمیات کو بھرتی اور بر طرفی کرنے کے اختیارات ہیں۔ وہ کسی سچے پر بھی کر سکتے ہیں۔ وزیر صاحب کو گرینڈ ۳ سے ۱۵ تک بھرتی کرنے کے اختیارات حاصل ہیں کیا وزیر صاحب کو بر طرفی کرتے کے اختیارات بھی ہیں۔ جواب میں لکھا ہے وزیر صاحب کو ہیں ہیں۔

جناب اسپیکر - بر طرفی کے اختیارات کسی کو نہیں ہیں۔
(قطع کلامیاں)

وزیر قالون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! یہ بات ایک وزارت سے متعلق نہیں ہے میں بتاؤں کہ جس افسر کو جھروتی کرنے کے اختیارات ہوتے ہیں۔ بطریق کے اختیارات بھی اسی کو ہوتے ہیں یہ اختیارات کیساتھ ساتھ چلتے ہیں

لواء محمد اسماعیل خان رئیسانی جناب والا! یہ سوال میرا تھا۔ اگر جناب مجھے موقع دیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ میں آپ کی توجہ پا بتا ہوں۔ میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! مسئلہ چونکہ ابھر کیشن کا ہے۔ اور سوال مجھ سے کیا جائیا ہے۔ جب میں لا جواب ہو جاؤں۔ اس وقت میر سے معاونین بکھریں گے۔ جیسا سائل کے معاون صدگار ہوتے ہیں۔ ایک اٹھا سے اور بھر اس کی مدد کے لئے دوسرا کھڑہ ہو جاتا ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ وزراء کو بطریق کے اختیارات نہیں ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے سوال بھی کچھ گول سول

یک ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے کیا لوچھا اور میں نے کیا جواب دیا۔

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا! دونوں وزراء صاحب جہاں دو مختلف

باتیں کہہ رہے ہیں۔ میں وزیر تعلیم کا مشکورہ ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ بڑی طرفی کا اختیار نہیں ہے، حالانکہ وزیر پارلیمانی امور فرماتے ہیں لکھو اختیارات ہیں۔
جناب اس کی ہیں وفاحت چاہیے۔

جناب اسپیکر - جی نہیں! انہوں نے یہ کہا ہے کہ جس کو تقدیری کے اختیارات ہیں۔ اس کو بڑی طرفی کے اختیارات بھی ہیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا! تقدیری اختیارات کے بارے میں

یہاں لکھا ہوا ہے کہ وزراء کرام کو ہیں۔ Appointing Authority تو وہی ہیں جناب اسپیکر جب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وزراء کرام کو گردی یہ تین تا پندرہ اپولائنز کرنے کے اختیارات ہیں، وزیر پارلیمانی امور نے یہ فرمایا ہے کہ وہ برق کر سکتے ہیں۔ اور وزیر تعلیم فرماد ہے ہیں کہ وہ نہیں کر سکتے ہیں Asalay man

ہمیں یہ جواب چاہیے۔ کہ ان سے کون صحیح ہے۔ اور کون درست ہیں یہ بات وہ آپس میں
ٹھکریں اور ہمیں وزیر پارلیمانی امور یہ تھائیں اگر انہیں اپنی طرفی کا خوف نہ ہو۔
تو بتا دیں۔

وزیر پر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! یہ اپنی بات دوبارہ
دہرا دیتا ہوں۔ کہ جن کو آپو اٹھنت کے اختیارات ہیں۔ انہیں بر طرفی کے بھی
اختیارات ہیں۔

لواءب محمد اسلم خان ریسائی۔ جناب والا! چونکہ سوال میرا تھا
لہذا میں آپ سے اس پر آپ کی رونق چاہتا ہوں۔ دوسرے وزیر پارلیمانی امور
نے فرمایا کہ وزراء صاحبان کو گزینہ ۳ ماہ اکو بر طرف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔
جناب اس بارے میں کچھ پڑھ کر سنتا ہوں۔

Deprimental committee No. 4. For Appointment of Inetial
Recruement Three
to Fiftin Posts other than Post of J.V.Teacher.

اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر آپ اپاؤئٹ کر سکتے ہیں۔

Dept: Committee No. 41 For Appointment of Inetial
Recruitment Three to fifteen Post other than Post of
J.V.Teachers.

اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اصا جیان گریڈ دو تک صرف آپاؤئٹ کر سکتے ہیں۔ اور گریڈ ۱۵ تک ۲۰ یہ جو ریکروئٹمنٹ کامیں نے حوالہ دیا ہے۔ اس کے میران صاحب کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔ ڈاٹریکٹر آف کالجز۔ ڈاٹریکٹر آف کمیٹی ڈاٹریکٹر آف اسکول ڈپٹی ڈاٹریکٹر آف ایجوکیشن اور اس کمیٹی کا چیئرمین ڈاٹریکٹر ہوتا ہے۔ اگر وزیر اصا جیان بھرتی کر سکتے ہیں تو پھر اس کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس پر اپنی رو لگ دیں ان رونز کو منسوخ کیا جائے۔ وہ سری بات یہ ہے کہ میں پڑھتا ہوں۔

Dist: Selection Committee No. 5-4
Appointment of two Post of J.V.Teacher by inetial
Recruitment.

لیکن وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہم تقدیری کر سکتے ہیں۔ اس رو لنگ کے مطابق

وہ صرف گریڈ دو تک اپاؤئٹمنٹ کر سکتے ہیں۔ ۳ تا ۱۵ یا کمیٹی کو سکتی ہے۔ اور اس کے بعد پبلک سروس کمیشن اپاؤئٹمنٹ کر سکت ہے۔ اس پر میں آپ کی روشنگ چاہتا ہوں۔ آپ ہمیں بتائیں کہ آج کے کلمات سے Repeal ہو گئے۔ یا ابھی تک یہ رولز کچھ جیشیت رکھتے ہیں۔ تو پھر وزراء صاحبان تقدیری نہیں کو سکتے ہیں اس پر جناب کی روشنگ چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ — وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ — جناب والا! لواب صاحب نے اپنے سوال کی وضاحت تو کر دی ہے۔ کہ جو موجودہ رولز ہیں اس کے مطابق ہر مجلسہ میں سلیکشن کمیٹی ہے۔ اور ۳ سے ۱۵ تک بخوبی appointing Authority ہے۔ وہ اپنے ڈسپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر اور سیکرٹریز ہیں۔ ۱۶ گریڈ اور اس سے اوپر کے لئے پبلک سروس کمیشن ہے۔ تو وزراء کرام نیچے میں نہیں آتے حقیقت قویہ ہے۔ ۱۹۸۵ء میں ایک نوینی فیکشن ہوا تھا۔ جس کے تحت وزراء کو ۳ سے ۱۵ تک ٹرانسفر اور پوسٹنگ کے اختیارات دیئے تھے۔ اپاؤئٹمنٹ اس

میں نہیں ہے۔ اس وقت حکومت کے زیر غور یہ مسئلہ ہے کہ شاید ان اختیارات کو برداشت دیا جائے۔ یا کچھ رد و پد ل کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ اب اگلا سوال۔ اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! ایک سینکڑ۔ میں آپ سے بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے توسط سے آپ کی اجازت سے۔ کہ ٹریپری ٹھیز پر مختلف تعدادات ہیں۔ وزیر تعییم کچھ فرماتے ہیں۔ اور روز یہ قانون و پاریجاتی امور اس کی وضاحت کچھ اور کردے ہیں۔ یقیناً ہمیں اس بات کی سمجھتے ہیں جانتے ہیں یہ مختلف فکر اور مختلف نظریات کے لوگوں کا مجموعہ ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کی اس بات کا اس سے تعلق نہیں ہے۔ اور اس کا نظریات سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب والا! آپ نظریہ وغیرہ

کی نگرمت کریں۔ ہم ایک ساتھ جوڑ سے ہوئے ہیں۔ علیحدہ نہیں ہو سکتے
ہیں۔

میر صابر علی ملوّح - جناب والا! یقیناً یہ یوں ہم بات ہے۔ اس کا
اثر پوچھتاں اور اسکے عوام پہنچ رہا ہے۔ یہاں پر صرف بیٹھ کر مقضاد باتیں کرنے
کی بات نہیں ہے۔ بلکہ جو پالیسیاں بنائی جائیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر - یہاں پر ٹرانسفر اور تبادلہ کی باتیں ہو رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جناب والا! اسی قسم کا کوئی نظرداشکش
نہیں ہے۔ جو سوال آیا اور اسپیکر^{contradiction} صاحب نے مجھے حکم دیا
تھا۔ اس کا جواب دیا ہے۔ یقیناً بت کریں۔ یکارڈ سے کہ کون سی نظرداشکش
کی بات ہے۔

میر صابر علی ملوّح - جناب والا! یقیناً اس کا اثر صوبے پر پڑے گے

اور یہاں کی عوام پر پڑے گا۔

جواب اسپیکر -

جناب ظفر اللہ خان جمالی فرمائیں۔

میطفر اللہ خان جمالی -

جناب اسپیکر! میں آپ کے دوں میں

یہ بات لاتا چاہتا ہوں کہ وزیر پارلیگی امور کی وضاحت کے بعد جو وزارت تعلیم سے
جواب دیا گیا ہے۔ وہ تورست نہیں رہتا تو یہ سمجھتا ہوں کہ غلط جواب دینے
سے وزارت تعلیم نے اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ اس پر آپ کی
رونق بمحضہ چاہیئے۔

جواب اسپیکر -

وزیر تعلیم -

جناب والا! اس لئے کہ وزیر تعلیم سے سوال کی
جاتا ہے۔

وزیر تعلیم -

میر صابر علی ملوٹھ - جناب اسپیکر اس کی رو لنگ آپ نے دینی ہے کیونکہ وزیر تعلیم جواب دینے میں ناکام ہو گئے ہیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - جناب والا میں نے رو لنگ کے لئے آپ سے لہما ہے۔ وزیر قسمیم سے جواب کے لئے نہیں لہما ہے۔ جناب والا میں نے آپ سے رو لنگ چاہی ہے۔ کیونکہ وزیر قانون و پارلیمنٹ امور کی وضاحت کے بعد جو جواب وزیر تعلیم نے دیا ہے۔ وہ نہیں میں جاتا ہے۔ اگر جواب الیوان میں نہیں میں جاتا ہے۔ تو وہ اس الیوان کا استحقاق مجرد حکمتا ہے، اس پر جناب کی رو لنگ چاہیئے۔

جناب اسپیکر - اس کا وہ خود جواب دے دیں گے۔ میر ظفر اللہ خان جمالی - نہیں۔ جناب اسپیکر، اس پر رو لنگ آپنے

دینی ہے۔ اور میں آپ سے بھیثت اسپیکر اس کے لئے استدعا کر رہا ہوں۔
نفع اس پر آپ کی روشنگ چاہیئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب والا! اسیبلی کے نوٹیفیکیشن دیکھ کر آپ پھر جائزہ لے سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں ٹائپنگ ملیک تھی یا پھر جواب غلط تھا، اس پر آپ کی روشنگ کی بھی آسکتی ہے۔ بعد میں بھی آسکتی ہے۔ اور آپ روشنگ کو محفوظ بھی کر سکتے ہیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب والا! یہ دوسرا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔ جناب والا! میں آپ سے روشنگ ماتگ رہا ہوں۔ اور وزیر پارلیمانی امور آپ کو میں یہ ^{MS. 1000d} کر رہے ہیں۔ وزیر موصوف کا یہ طریقہ کام نہیں ہونا چاہیئے۔
(قطع کلام میہان)

جناب اسپیکر۔

مرد ظفر اللہ جمالی بات کریں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا ! جیسا کہ میں نے آپ سے گزارش

کی ہے، یوں سے عاجز ان طور پر مجھے اس پروانہ تھا آپ سے اسی کی روشنگ پائی

جناب اسپیکر -

میں رونزو دیکھ کر بھد میں بتا دوں گا۔

میر صابر علی بلوچ -

جناب والا ! میں اس بات پر اصرار کروں گا کہ اگر

ہاؤ کس دس منٹ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ آپ رونزو دیکھ کر اپنی روشنگ دھیں

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا ! ٹھیک ہے آپ اس پر بعد میں اپنی

روشنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر -

اب اگلا سوال فاٹاں محمد اسلم خان رئیسا نی صاحب

کا ہے۔

بلاجہ ۲۰۲ لواب محمد اسلم ریسٹاپنی -

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

آیا گذشتہ چند ماہ کے دوران بالخصوص اکتوبر ۱۹۸۹ کے بعد صوبہ کے مختلف اضلاع میں جسے وی ٹیچرز کی تقرریاں ربر طرفیاں جو ہوئی ہیں۔ کیا وہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو وہ بتائی جائی۔ پیز حالیہ تقرریاں اور بر طرف کردہ اسناد کی جھی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیریہ تعلیم -

ماہ اکتوبر ۱۹۸۹ سے صوبہ میں جسے وی ٹیچر کی تقرریوں کی تفصیل حسب ذیل

اضلاع	مردانہ	زنادہ
۱۔ ضلع کوئٹہ۔	۵۰	۲۵
۲۔ ضلع پشین۔	۳۰	۹
۳۔ ضلع چاٹھی۔	۱۰	-

۱۰	۱۰	۳۰- فلخ لور الائی
۲۰	۲۰	۵- فلخ شریب -
-	۲۵	۴- فلخ قلو سیف اللہ
۱۰	۱۰	۳- فلخ بی
۵	۹	۸- فلخ نسیارت
۱۰	۱۰	۹- فلخ تبو
۱۰	۱۰	۱۰- فلخ جعفر آباد
۹	۸	۱۱- فلخ کچھی
۵	۵	۱۲- فلخ ہلو
۵	۱۰	۱۳- ڈیرہ مگنی
۲۰	۹۰	۱۴- فلخ تلات
۵	۱۰	۱۵- فلخ خاران
۸	۱۰	۱۶- فلخ خضدار
۵	۳	۱۷- فلخ لس بیله
۱۰	۱۰	۱۸- فلخ تربت

۱۹۔ ضلع گوادر

۲ ۳

۲۰۔ ضلع پنجگور

۱۰ ۱۱

جہاں تک بر طرفیوں کا تعلق ہے۔ صرف ٹرزوں میں ۸ دنہ جسے دی ٹیچرز کو
مسلسل غیر حاضری کی بناء پر ملازمت سے بر طرف کیا گیا ہے۔
تمام تقرر یا اور بر طرفیاں قواعد و ضوابط کے تحت عمل میں لایا گئی ہیں۔

لواءب محمد اسلام خان ریسائنسی۔

(ضمی سوال) جناب اسپیکر۔
صلح ثلاثات کے لئے سالہ آسا میہان رکھی گئی ہیں کیا یہ درست ہے ۹ میں نے یہی
پڑھا ہے کہ چالیس سو مردانہ اور بیک زنانہ یا شاید میری نظر کھسروہ ہے کہ میں نہیں
پڑھ سکتا۔ کیا یہ درست ہے ۹۔

وزیر تعلیم۔

جناب والا! ضلع ثلاثات کو سالہ آسا میہان دی گئی ہے
یہ بالحل درست ہے اسی ذیمت کا سوال جمالی حاجب یا ریسائنسی صاحب کا بھی آگے
آئے گا۔ اس میں اس کی وضاحت ہو گئی ہے۔ اس میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ

ضلع قلات کے لئے اتنا زیادہ کیوں دیا گیا ہے۔ جب یہ سوال آئے گا تو اس کی وضاحت آجائیں گی۔

نواب محمد اسلم خان ریاستی

جتاب والا! سارے بلوچستان میں

جو ^{Additional} قسم ہوئی ہیں۔ میر سے چال میں پچھلے اداروں میں سب سے زیادہ ضلع قلات کو نظر انداز کیا گیا تھا لیکن آپ دیکھیں ضلع قلات کے سب ڈوڑھن مسٹونگ میں صرف چار آسامیاں رکھی گئی ہیں۔

کیا وزیر موصوف یہ بتا ناپسند کر یہنگے کہ قلات سب ڈوڑھن کو پچھلے اداروں میں کیوں نظر انداز کیا گیا تھا۔ امّا ان دونوں یعنی قلات ضلع اور مسٹونگ سب ڈوڑھن کو کیوں دیکھے گئے؟

وزیر تعلیم

یہ آپ کی حمایت میں کیونکہ آپ نے ہار بار اسمبلی میں یہ سوال اٹھا کر فرمایا تھا کہ مسٹونگ کو ضلع قرار دیا جائے۔ وہی سے تو قلات ضلع ہے۔ لیکن اس کو دو اصلائیں میں تقسیم کیا جائے۔ جیسے جبو اور جھنڈ آزاد ہیں۔ لہذا میں نے محسوس کیا تیز قبیلی اجبار سے بھی قلات کو بالکل نظر انداز کیا گیا تھا۔ اس کی وسعت

اور عوام کے ساتھ آپ کی ہمدردی کو دیکھئے ہے اور یہ کہ اس کو نظر انداز کیا گیا ہے اس کو زیادہ پوسٹیں دی ہیں، اگر میں نے ایسا کر کے کسی اور کے لئے گناہ کیا ہے تو حکم از کم آپ کے لئے کوئی گناہ نہیں کی۔

لواب محمد اسلم خان ریاستی -

جناب والا! میرا سوال بڑا ہے۔

میں نے ڈسڑک کی بات نہیں کی، میرا مطلب یہ ہے کہ سب ڈویژن ٹلوٹ اور سب ڈویژن مستونگ کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ سب ڈویژن مستونگ کو صرف چار آسامیاں دی گئی ہیں۔ جناب والا! میں پوچھتا چاہتا کہ پچھلے ادوار میں اس کو نظر انداز کیا گیا۔ آپ دیکھیں کوئڑ ڈسڑک کے لئے پچاس اور جہاں سے وزیر موصوف منتخب ہو کر آئے ہیں۔ یعنی قلات سب ڈویژن کے لئے سامنہ آسامیاں دی گئی ہیں۔ جناب والا! سارے بلوجستان میں ان آسامیوں کو مساوی تقیم ہونا چاہیے جیسا میں نے ہمارے غالباً قلات تحری یعنی وزیر موصوف کے حلقوت میں ساختہ سے زیادہ آسامیاں رکھی گئی ہیں۔ جبکہ جہاں سے میں آیا ہوں، وہاں صرف چار ہیں۔ اسی طرح آپ دیکھیں بعض جگہوں پر دو تین اور چار آسامیاں بھی تقیم ہوئی ہیں۔

وزیر تعلیم۔

جناب والا! یہ ان کے سب ڈویژن کا سوال نہیں بلکہ سارے ضلع قلات کے لئے یہ سامنہ اسامیاں رکھی گئی ہیں۔ ان کی تقسیم ہماری اور آپ کے لکھر کی بات ہے۔ انشاء اللہ کریں گے۔

لواءب محمد اسلم ریسٹانی۔

جناب اسپیکر۔ وزیر موصوف نے ابھی معزز ایوان میں ہبھا کہ یہ ہمارے آپ کے لکھر کی تقسیم ہے میں اور مولانا صاحب ایٹھ کر تقسیم کر دیں گے۔ میں اس کی صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ نااضن نہ ہوں۔ بلوچستان میں ایڈیشنل و لیکنسرنر کی جو تقسیم ہوئی ... (مدائلیں)
(قطعہ کلامیاں)

جناب اسپیکر۔

جی آپ بات کریں۔

لواءب محمد اسلم خان ریسٹانی۔

جناب اسپیکر، مستونگ سب ڈویژن

کے لئے صرف چار آسماں رکھی گئی ہیں۔ جبکہ قلات پی بی انسس کے لئے ساٹھ سے زیادہ آسماں ہیں۔ میر سے پاس کا تعاوندہ ڈاکو ہنڑی پروف بھی موجود ہے۔ اور کاغذات ہیں کہ قلات پی بی انسس کے لئے ساٹھ جبکہ مستونگ کے لئے صرف چار آسماں ہیں۔ جناب ب والا! میں بار بار کہہ رہا ہوں اگر چہ میں نے گزارش کی تھی کہ مستونگ کو ضلع قرار دیا جائے۔ کیونکہ ضلع کا امیدوار ہوں سو راب گرد قلات میں منکو چر کو بھی شاید نہیں کیا گیا۔ ہر حال میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا ہر حال آپ مجھے اس کا جواب نہ دیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔

مولانا صاحب نے آپکو مطمئن کیا اور کہا کہ آپ ان سے مل

لیں۔۔۔۔۔

میر صاحب علی ملووح۔

جناب اسپیکر صاحب۔ مجھے آپ صرف ایک بات ہنسنے کی اجازت دیں۔ جناب والا یوان کے ٹلوڑ پر معزز وزیر صاحب نے فرمایا کہ عزز میر اور ہم بیٹھ کر تقسیم کریں گے۔ یہ اسمبلی کا رواں کا حصہ ہے بات یہ ہے

کہ میں پوچھتا چاہتا ہوں کہ یہ کیا بندرا بات ہے ہے ہے میں اس بندرا بات کی وجہ پوچھنا
چاہتا ہوں۔

وزیریہ تعلیم

جناب والا میں نے ہاؤس میں جواب دیا۔ بلوچستان
میں ضلع قلات کے لئے سماں پوچھیں ہیں میں نے اس بناء پر جواب دے دیا۔
یہ تو پورا ہو گیا۔ اب رہ گیا یہ کہ ہر ضلع میں کتنے سب ڈوپٹن ہیں۔ تو اگر میں نہ
پوچھوں تو اور کیا کروں؟ اس لئے میں تو غائب دان نہیں ہوں مستونگ میں کتنی
ضرورت ہے۔ قلات اور پنجگور میں کتنی ضرورت ہے۔ اگر میں آپ سے ز پوچھوں
تو کی کروں؟ میں ریاستی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ سب کو نہیں لھایا گیا بلکہ
یہ تینات کئے گئے ہیں۔ میں آپ کی ضرورت کو پیش نکل رکھوں گا۔ آپ کا حق نہیں
ماروں گا۔ میں مزید کسی ضلع کا حق نہیں ماروں گا۔

لواء محمد اسلم خان رسائیانی

جناب اسپیکر میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں
مولانا صاحب کے ان کلمات کو لوٹ فرمائیں انہوں نے ہمایں کسی اور ضلع مزید حق نہیں
ٹھیکیں ماروں گا۔ جناب والا مولانا صاحب کے ان کلمات کو آپ ایشورنس کیوں

کے سپرد کر دیں۔ میو نگہ انہوں نے تسلیم کیا کہ اس سے پہلے حق ملکی ہوئی ہے اور
اس کے بعد کسی کا حق نہیں مارا جائے گا۔
ہذا آپ اسے کھٹی کے حوالے کر دیں۔

ملک محمد سرور خان کا کمرٹر۔ جناب اسپیکر، وزیر موصوف نے فرمایا کہ ان
لوگوں کو لٹایا نہیں گیا بلکہ تعینات کیا گیا ہے۔ وہ تبلائیں کہ اس میں کیا فرق ہے کیا لگانے
اور تعینات کرنے میں فرق ہے؟۔

وزیرِ ام۔ جناب والا اس میں فرق ہے۔ تعینات کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ ہاتھی اضلاع میں کتنے مقرر کیجئے گئے اور قلات میں کتنے کا تقرر ہوا۔ اور اپامہنٹ کا
مطلوب ہے کہ فلاں فلاں کو فلاں اسکول میں تعینات کیا گیا۔
(داخلیں) (قطعہ کلامیاں)

ملک محمد سرور خان کا کمرٹر جناب اسپیکر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا مولانا
صاحب ٹیکر ز ڈسٹرکٹ وائیز پاپولیشن کی بنیاد پر نہیں لختے؟ جیکہ اس بارے

میں حکومت کی واضح ہدایات ہیں کہ ہر ضلع کی آبادی کے مطابق تعیناتی کی جائے۔
 جناب والا مولانا صاحب نے اپنے ضلع میں ٹاٹ کے لئے بھی ایک لاکھ روپے
 رکھے ہیں۔ اور اپنے حلقہ کے لئے سامنہ آسامیاں رکھی ہیں۔ جبکہ باقی اضلاع کے لئے دس
 وس ہزار ہیں لیا یہ۔

وہ پیر مسلم۔ آپ سنجدگی سے غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں یہی الفاظ
 جو آپ نے کہے ہاؤس کے وقار کے مطابق نہیں ہیں۔ اور ان الفاظ کے جواب میں اگر
 میں کوئی الفاظ کہہ دوں تو درستی طرف سے روشناروشن ہو جائے گا کہ آپ کیا کہہ
 رہے ہیں ۔۔۔

جناب اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حذف کیا گی۔
 جناب اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حذف کیا گی۔

میان محمد خان جمالی۔ جناب اسپیکر۔ آپ دیکھیں۔ صرف ضلع
 قلات میں سامنہ اور دیگر علاقوں میں پانچ چار اور دو در آسامیاں ہیں۔ اس

ضمیں میں مولانا صاحب کے پاس کیا پہنانہ تھا؟ کیا ہمارے ساتھ ان کی ناراضگی ہے؟

وزیر تعلیم -

جناب والا اضلع قلات کو جو سامنہ آسامیاں دی گئی ہیں

اس کا جواب میں نہ دید یا ہے۔ اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ پچھلے سالوں میں اس اضلع کو آسامیوں کی تقسیم میں نظر انداز کیا چاہتا رہا ہے۔ یہاں تعلیمی پسختگی بڑھ گئی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ قلات کو یہ نسبت دوسرے اضلاع کے زیادہ مدلل اسکول دیکھئے گئے۔ ان کی تعداد زیاد ہے۔ لہذا اس کمی کو دور کرنے کے لئے فی الحال یہ تجویز بھیجی گئی ہے۔ لہذا یہاں زیادہ پھر ز لٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے جن اضلاع کو پہلے نظر انداز نہیں کیا گیا تھا۔ ان کو صحیح مناسبت سے تقسیم کر کے آسامیاں دی گئی ہیں۔

میر صابر علی ملوث -

(ضمی سوال) جناب اسپکٹر۔ کیا وزیر تعلیم

یہ فرمائیں گے کہ یہ چوتینات کی گئی ہے۔ اضلع وار۔ کیا یہ ناجائز نہیں ہوئی ہیں؟ نیز کیا یہ اسلامی نظام کو سامنے رکھ کر یہ تقریر یاں کی گئی ہیں؟

وزیر تعلیم - جی ہاں۔ چونکہ آپ نے پہلے اسلامی نظام مکمل تاریخیں۔
کیا ہے۔ تو اس لئے اب ایجمنٹ پالیسی کے تحت کی گئی ہیں اور معلم تعلیم کے روزانہ
ریگو لیشنز کے تحت کی گئی ہیں۔

جواب اس پیکر - اگلا سوال۔

بنڈ: ۲۰۳ - نواب محمد اسلم ریسٹانی -

کیا وزیر تعلیم از راہ گرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
صورت میں کالجوں اور سکولوں کو سالانہ بحث ضلعی سطح یا کالج اسکول میں طلبہ
کی تعداد اور ضرورت کے پیش نظر مہیا کیا جاتا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم -

صورت میں کالجوں اور سکولوں سالانہ بحث تقسیم عمر، تعداد طلبہ اور ان کی ضرورت

کو مر نظر رکھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کا جاتی ہے کہ بعض اوقات کچھ اضلاع کو ان کی خصوصی ہرودت کی وجہ سے نسبتاً زیادہ رقم قرار ہم کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر - اب وقفہ سوالات فتم ہو گیا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو وقفہ سوالات کو بڑھا دیتے ہیں۔ یہاں وقفہ سوالات بڑھایا جائے۔
(تحریر متنفسور کی گئی)

جناب اسپیکر - کوئی اضافی سوال۔

لواءب محمد اسلم ریس ان - جناب والا! یہ تو ضمنی سوال نہیں ہے بلکن میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنا پاہتا ہوں کہ میرا استخاق مجرد ہو ابھے میر سے پاس سارے متعلق کاغذات موجود ہیں جو میں نے ادھر ادھر سے جمع کئے ہیں۔ جو میرا حلقوں متنگ سب ڈوپٹن ہے۔ اس کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور ادھر خالی تلافات کے لئے ایڈیشن بجٹ کی تقدیم کی گئی ہے۔ اس میں ڈسروکٹ ایچوکیشن آفیسر کو صرف بیس ہزار روپے دئے گئے ہیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ پسون کی تقسیم میں بھی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اور بحث کی تقسیم میں میرا استحقاق مجروح ہوا ہے آپ مہربانی کریں اس کو دلکھیں۔ اگر آپ بختنے ہیں تو میں کل یادوسرے الجلس میں تحریک استحقاق پیش کر دوں گا۔ یا آپ اس مسئلے کا استحقاق کجھی کے حوالہ کروں۔ کچھ بخدا میرا خلق بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور مولا نا صاحب بختنے ہیں کہ ہم اسلامی نظام چاہتے ہیں مساوات چاہتے ہیں۔ اور بحث کی یہ تقسیم ہوئی ہے۔ بالکل غیر شرعی ہے۔ بالکل استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ اس کو پہ میلوٹیج کجھی کے حوالہ کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ بحث اور آسامیوں کی پر اپنی تقسیم ہو یا علاجی اور آبادی کی بیانات پر تقسیم ہو لیکن جس طرح انہوں نے آسامیاً تقسیم کی ہیں۔ غلط ہیں۔ اس طرح سے تو استحقاق مجروح ہوا ہے۔

وزیرِ تعلیم۔

جناب والا! میری سمجھے میں نہیں آیا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ جواب تو واضح ہے۔

نواب محمد اسلم رمیسانی۔

جناب والا! آپ اس مسئلہ کا استحقاق کجھی کے سپرد کر دیں تاکہ میں بھی اس کے سامنے اپنا موقف پیش کر سکوں اور مولا نا

صاحب بھی اس کا وقار اعطا کریں یا۔

وزیر قانون - اس سلسلہ پر میرزا بن تحریک استحقاق لاٹیں تو غور ہو سکتا ہے۔

جواب اس پیکر - ہاں آپ اس کے لئے تحریک استحقاق پیش کریں اگلا سوال دریافت کریں۔

بنگ. ۳۰۳۔ لوایب محمد اسماعیل میانی -

کیا وزیر تقیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اکتوبر ۱۹۸۹ء میں صوبہ بھر کے لئے مجموعی طور پر یہے وہی یونیورسٹی کی پانچ سو آسامیاں تخلیق کی گئی تھیں اور ضلع وار تقسیم کے تحت ضلع تملات کے لئے ۱۶۰ اور ضلع کوئٹہ کے لئے ۵ جبکہ دیگر تمام اضلاع کے لئے اوسط صرف ۱۵ آسامیاں مختص کی گئیں۔

(ب) الگریز والف) کا جواب اثبات ہما ہے۔ ۴۔ مگر اضلاع کے نسبت ضلع تملات

اور کوئٹہ کے لئے زیادہ آسامیاں مختص کرنے کی وجہ بات ہیں۔ تعمیل دی جائے۔

وزیریہ تعلیم۔

(الف) یہ درست ہے کہ ۱۹۸۹ء میں صوبہ بھر کے لئے نجومی طور پر جے وی پیچرے کی پانچ سو آسامیاں تخلیق کی گئی تھیں جن میں سے تین سو آسامیاں برائے مردانہ سکولز اور دسویز نانہ سکولز تھیں ضلع وار تقسیم کے تحت ضلع قلات کو ۶۰ اور ضلع کوئٹہ کو ۵۵ آسامیاں دی گئی۔

(ب) ضلع کوئٹہ میں ۵ آسامیاں اس لئے دی گئی ہیں کہ یہاں طلباء و طالبات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس اندھہ اور طلباء طلباء کا تابغ غیر متواتر ہے۔ ضلع قلات کو اس لئے ۴۰ آسامیاں دی گئی ہیں کہ پچھلے سالوں میں اس ضلع کو آسائیوں کی تقسیم میں نظر انداز کیا گیا تھا۔ اور یہاں تعلیمی پسمندگی بڑھ گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پیچرے کی تعینات کے سلسلے میں پیر عایت دی گئی تھی کہ مدد پاس کو جھی دینی علاقوں میں تعینات کیا جائے پچھلی تھی کو پورا کرنے کے لئے ضلع قلات میں ۴۰ آسامیاں دی گئی ہیں ویگرا ضلع میں آسائیوں کی تقسیم ان کی ضروریات کو مرد نظر رکھتے

ہوئے کی لئی ہے۔

۱۸۷۔ میر محمد یا شمس ناہوائی۔ (نواب محمد سلم خان رئیساً تندی دریافت کیا)

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ طالبات کی ضرورت کے پیش نظر گورنمنٹ
گرلنگ کالج کوئٹہ میں سال روائی سے ماسٹر ڈگری کی کلاسون کا اجراء
عمل میں آیا ہے؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو انہی کلاسون کو پڑھاتے
والے سینئر اساتذہ اور پر فیسرز کا اس کالج سے تبادلہ کرنے کی
کیا وجہ ہاتھیں۔ نیز کیا ان تبادلوں کا مقصد ذکر کروہ بالا کلاسون کے
اجرار کو دوبارہ مبتدا کرتا تو نہیں ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم۔

(الف) جی ہا۔

(ب) محکمہ تعلیم کی یہ پیسی ہے کہ کوئٹہ میں کالج کے اساتذہ کو پانچ سال سے

زیادہ عرصہ تک تعینات نہ کھا جائے۔ تاکہ صوبہ کے اندر ونی علاقوں میں خدمت سر انجام دینے والے تام اساتذہ کو کوئٹہ میں تعیناتی کا موقع مل سکے۔ لہذا ایک کالج سے دوسرے کالج میں اساتذہ کا تبادلہ ایک محول کا عمل ہے۔ گورنمنٹ گرلنڈ کالج کوئٹہ میں ماسٹر ڈگری کلاسز کو بڑھانے والی صرف تین اساتذہ کا تبادلہ عمل میں لایا گیا ہے۔ ان کا تعلق انگریزی اردو اور بانٹی کے مصائب میں ہے۔ ان کی جگہ اسی قابلیت کی حامل اساتذہ کو دوسرے کالجوں سے تبدیل کر کے تعینات کیا گیا ہے۔ لہذا یہ کہنا درست نہیں کہ ان تبادلوں کی وجہ سے ماسٹر ڈگری کلاسز کسی بھی طرح منتاثر ہوں گی۔

جناب اپیکر - کوئی ضمنی سوال؟

لواءب محمد اسلام رمیسانی - (ضمنی سوال) جناب والا! میں وزیر تعلیم سے پوچھوں گا کہ کوئٹہ میں صرف ایک گرلنڈ کالج ہے۔ اور سے اندر وون بلوچستان کیوں سینیئر اساتذہ کو تبدیل کیا گیا ہے۔ کیا اس سے جو بھاری پچیاں

بہنیں پڑھ رہی ہیں۔ ان کی تعلیم پر برا اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے سینیٹر اس ائمہ کو اندر ون بلوجپستان بصحیح دیا ہے۔ وزیر صاحب اس کو صحیح طور پر پڑھ لیں تو ان کی سمجھو میں آجائے گا۔ اور ان کو پہلے چل جائے گا۔ کہ سوال کیا ہے، اور ہم کیا جواب چاہتے ہیں۔ پھر ان کی سمجھو میں صحنی سوال آجائے گا۔ پہلے وہ جواب پڑھیں بہر حال کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ جن سینیٹر لیڈری اس ائمہ کو اندر ون بلوجپستان منتظر کرنے سے کیا بھاری مہنؤں کی تعلیم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ جیسا کہ جواب ہیں کہ انہیں اگر پڑھیں اور باٹھنی کی اس ائمہ کو منتظر کیا گیا ہے۔ اور اسی الہیت کی دوسرے اس ائمہ کو حکومت اندر ون بلوجپستان سے اس کا آج میں تعینات کیا گیا ہے۔ وزیر موصوف بتلائیں گے کہ ان کے پاس ان کی مقابلیت ناپنے کا کیا پیشانہ ہے یعنی یہ استاد اس کے برابر لائی ہے۔

جناب اپنے کر- ریاستی صاحب آپ، اپنے سوال کو فرمائیں گے
ماں کے مولانا صاحب کی سمجھو میں آئے۔

نواب محمد اسلم خان ریاستی - جناب واللہ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں

کہ ان اساتذہ یا ان پروفیسر کو جو ایم ا سے کلاسز کو پڑھا رہی ہیں ان کو اندر ون بلجستان
ٹرانسفر کرنے سے طلباء کی تعلیم پر اثر نہیں پڑتے گا۔

تعلیم

وزیریہ یہم - جناب واللہ ٹرانسفر کے بارے میں جواب دے دیا
گیا ہے، اور اس میں کہا گیا ہے کہ ان کی جگہ ہم ماہر اساتذہ یہاں لائے ہیں۔ تعلیم
یہاں کے ٹرانسفر سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ پانچ
سال سے زائد یہاں پڑھرنہ رہیں۔ ہم نے اس پالیسی کے مطابق کیا ہے۔ جس طرح
یہاں کے لوگوں کو اپنے پھوٹوں کا فکر ہے اسی طرح وہاں کے لوگوں کو بھی اپنے
پھوٹوں کی تعلیم کی فکر ہو گی۔

میر صادر علی ملتوی

جناب اسپیکر اجیسا کہ مولانا صاحب نے اس سوال
کے جواب میں فرمایا ہے کہ باشندی کی لیدھی لیکچر کا جو ٹرانسفر کیا ہے۔ اس کی جگہ ایک
مرد پڑھ کو تعینات کیا گیا ہے۔ وہ اس کی وصاحت فرمائیں کہ جس مرد پڑھ کی
ٹرانسفر آپ نے گرز کا لمح میں ٹرانسفر کی ہے کیا آپ اس کو شرعی نکتہ نظر
سے صحیح سمجھتے ہیں یا غلط سمجھتے ہیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! اس کی جگہ ہم کوئی خاتون پر فیسر تلاش کریں گے۔ ملنے پر فوراً لگائیں گے۔

میر صابر علی بلوچ ح۔ جناب والا! میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ شرعی نقطہ نظر سے جائز ہے۔ یا نہیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ ہر سلسلہ کو شریعت پر لے آتے ہیں۔ ہر سلسلہ تو شریعت سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا! سہ بات کو شریعت کی طرف نہیں لانا چاہیئے۔ اگر شریعت کی بات ہوگی۔ تو آپ بھی جسراں رہ جائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ وقفہ سوالات کے بعد خصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

میر جان محمد خان چمالی - جناب والا ! یہ جو سوالات رہ گئے
ہیں ان کی باری کب آئے گی ۹۔

جناب اپسیکر - وہ تمام سوالات اسمبلی کارروائی میں لکھے
جائیں گے۔

مسٹر عبد الحمید - جناب والا ! یہ جو سوالات رہ گئے ہیں
ان کا کیا ہو گا۔

جناب اپسیکر - وہ تمام آج کی کارروائی میں شامل ہو گے۔

بنہ ۱۸۹ - میر محمد شاہ اسمش - (نواب محمد اسماعیل ریاستی نے فریاد کیا)
کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے تعلیمی اداروں کے لئے
 مختلف سماں کی خریداری کے لئے نیشنل ایکوپنٹ سینٹر لا ہور
 کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔

(ب) اگر جزو ایک جواب اپنات میں ہے تو مذکورہ خریداری کی کل مالیت
 کی قدر ہے۔ اور اس خریداری کو محکمہ تعلیم کے عملہ کے بجائے
 نیشنل ایکوپنٹ سینٹر لا ہور کے توسط سے کرانے کی کیا وجہات
 ہیں۔ نیز کیا یہ بھی ذرست ہے کہ اس خریداری کے لئے حکومت
 بلوچستان کے غیران سے لاکھوں روپے کی رقم قبیل از وقت نکلو اکر
 این۔ ای۔ سی لا ہور کو پیشگی فراہم کی کئی تھی۔ تفصیل دی جائے

وزیر تعلیم -

بھی باں درست ہے۔

اس بارے میں وصاحت کی جاتی ہے کہ جون ۱۸۸۶ء میں محکمہ مالیات نے
 نریں نمبر ۵۵ (۱۱۱)۔ ۳۵ مورخہ ۱۷ جون ۱۸۸۶ء خصوصی گرات مالیاتی
 ... دو ۲۹ دیسانو سے لاکھ سامنہ سهارہ جن کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔

پر اسے فراہمی جدید آلات سائنس پر اسے اسکول و کالج منظور کی۔

۱۔ کالجز = ۶۰۰۰۰۰۵۵ د باؤن لاکھ

۲۔ ہائی سکولز = ۱۴۰۰۰۰۰ م (بیس لاکھ ساٹھ بیڑ)

۳۔ سامان ایگرو ٹیک = ۱۰۰۰۰۰ ۲۰ د بیس لاکھ

چونکہ مالی سال ۷۷-۷۸ کے اختتام سے قبل اس رقم کا استعمال ناچکن

متحاں اس لئے محکمہ مالیات کے حکم نمبر ۹/۳۱۹۵/۸۵/۸۵ (SR ۱۱/۸۵) FD سورخہ ۲۲

جوں ۷۷ء اس رقم کو (PLD Account) بل پر برآمد کرنے اور اس کو

میں رکھنے کی اجازت دی لہذا اس رقم کو سورخہ ۲ جولائی ۷۷ء کو

سینکڑی تعلیم کے نام پر (PLD Account) میں رکھا گیا اس بارے میں مزید

وضاحت کی جاتی ہے کہ رقم کی منتظری کے وقت سینکڑی مالیات نے خدا شہ

ظاہر کیا کہ یہ رقم مقامی طور پر خرچ نہیں کی جاسکتی ہے۔ لہذا محکمہ تعلیم اور محکمہ

مالیات کے فیصلے کے مطابق اس رقم کو سامان کی خریداری کو قومی سرکن پر اسے آلات

تعلیم لاہور سے مشروط کیا گیا قومی قومی سرکن پر اسے آلات تعلیم ملک کا واحد ادارہ

ہے جو کہ وزارت تعلیم اسلام آباد کے ماتحت ہے۔ ایک ریڈیو گیئی تھی جس

کے کئی اجلاس ہوئے جن کی سربراہی و اکٹھ محمد ایضاں ایڈ وائز اور سرط

محمد ابراء ایم ڈپٹی ایجو کیشن ایڈ وائز نے کی۔ حکومتی قسم بلوچستان مادرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں سامان سائنس کے متعدد جات کی پرستیاں، سکول اور کالج کی ضروریات وغیرہ کو مد نظر رکھ کر فہرستیں بنائی گئیں اس مقصد کے لئے ان کا بجou کو زیادہ سامان دینے کو ترجیح دی گئی جو کہ ڈگری سطح پر کام کرتے تھے اور ان سکولوں کو ترجیح دی گئی جو تازہ مڈل سے بالائی درجہ پر پہنچے تھے اس طرح محلی بائیس (۷۶) کا بجou اور چالیس (۴۰) سکولوں کو سامان سائنس کی ضروری مقصود تھی اور ہر ڈگری کالج کو تقریباً ۳۰ صائمی لاکھ روپے اور انٹر کالج کو ۳۵ لاکھ روپے کا سامان سائنس فراہم کیا گیا۔

بجکہ ہر سکول کو ۱۰۰۰ روپے دیا جائے اور روپے کا سامان فراہم کیا گیا۔ چنانچہ این اسی سی کو رقم کی ادائیگی کا تعلق ہے۔ تو اس سدی میں وعاظت کی جاتی ہے کہ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو رحیم یونیورسٹی کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے جو نکل سپلائی کا کام علنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے رقم این اسی کی تحریل میں دی جائے تاکہ سامان کی رسید پر ادائیگی میں و شواری نہ ہو اس میٹنگ میں فیصلہ روپ سے تمام رقم این اسی مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۸۸ء کو ادا کردی گئی۔ سامان سائنس کا کچھ حصہ بیرون ہلک سے بھی درآمد کرننا تھا اور اس میں این اسی سماں تے قوی

صلح پر مشورہ جاری کئے اور بعد میں بلوچستان کی فرسوں کو شامل کرنے کے لئے بلوچستان کے قومی اخبارات میں مشورہ جاری کئے اس مقابلے میں ملک کی ۲۸ فرسوں نے (بیشمول کوئٹہ کی تین) حصہ لیا۔ جن میں تین فرم (بیشمول کوئٹہ کی ایک فرم) پہلائی میں ناکام رہے جن کو اینہ ای سی نے بلیک لست کیا۔

سامان کی فراہمی ماہ نومبر میں مکمل ہو گئی ہے۔ جن سکولوں اور کالجوں میں سامان دیا گیا ان کی شریکیہ پورٹس کے متعلق سامان سائنس اعلیٰ میہد کا ہے۔ اور ان کی قیمتیں انتہائی مناسب ہیں۔

جنگ ۱۹۴۰ء - مسٹر حسین اشرف مژوچ - (زادب محمد اسماعیل خان ریشیانی نے دریافت کیا)

کیا عذر یہ تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۴۰ء کے دوران ضلع گوادر میں مکمل کتنے سکولوں کا درجہ بردارانے کا پروگرام ہے۔ نیز اب تک کتنے سکولوں کا درجہ بردارانے کے لئے عملی اقدامات مکمل ہو چکے ہیں۔ تفصیل دعیٰ ہائے۔

وزیر تعلیم -

سال ۱۹۰۹ء کے دوران میں گواہ میں ایک پر اسری سکول کو مذکور مکار بھی پڑھانے کا پروگرام ہے۔ اس پروگرام کے مطابق گورنمنٹ پر اسری سکول شبانکو بازار کا ذریعہ مذکور پڑھادیا گیا ہے۔ دو اشر یکرو قیمت نے سبق کے منظوری کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ جبکہ اضافی عمارت برائے مذکور کلاسز کی تعمیر کے لیے دو اشر یکرو سو روپے کس پرائے لیکھ کیش نے کر دیئے ہیں۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

میر صابر علی بلوچ -

جناب والا! ہمیں کچھ دن ہوتے ہیں کہ سوالات کی

ہمودت میں یادوسر سے طریقوں سے حکومت سے کچھ پوچھا جائے یا یہ تصور ہوتا ہے کہ حکومت کاموں کے متعلق حکام کو بتانا چاہیئے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا ہے کہ تالہ

وزیر قانون و پارلیامنٹ امور -

جناب والا! معزز رکن کسی چیز پر

بات کر رہے ہیں۔ یہ کوئی تقدیر نہ ہے۔ ماچھر نقطہ اعتراض پر بول رہے ہیں۔ آخر کیلائچیز ہے ۔۔۔

میر صابر علی بلوچ -

جناب والا ! میں پوائنٹ آف آرڈر پر لکھ رہوں۔

کہ جب سے یہ سیشن شروع ہے آپ روزیشن میں دیکھیں کبھی پانچ کبھی چھوڑ زر ایوان میں موجود نہیں ہوتے۔ جناب والا ! یہ صرف اپنے آپ کو بچاتے کی بات ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر -

وزیر تعلیم تو موجود ہیں۔ وہ اپنے سوالات کے جواب

دے چکے ہیں۔ آپ کس کی بات کر رہے ہیں ۔۔۔

مسٹر صابر علی بلوچ -

جناب والا ! آپ کے بعد کسی منسٹر کی

درخواست منظور نہ کریں۔

جناب اسپیکر -

جس منسٹر کی سوالات کی باری آئے گی۔ وہ موجود

ہو گا۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزائی

جناب اسپیکر صاحب ! یہ جو آج

کے تقریب سوالات مردہ گئے ہیں۔ ان کا الگ شیڈول آپ نے تعین نہیں کیا گیا ہے اور ان کی الگ تاریخ نہیں تبلیغیں۔ ان سوالات کا آپ کیا کریں گے ؟ ۔

جناب اسپیکر ۔ یہ سوالات آج کی کارروائی میں شامل ہونگے ۔

نمبر ۲۰۸ مسٹر عبد الحمید خان اچکزائی ۔

لیا وہ ری تعلیم اور راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت تعلیم و فتن فتوحات اساتذہ کی اضافی آسامیاں
تخلیق (CREATE) کرتا رہتا ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سب سب ۱۹۸۸ء تا جنوری ۱۹۹۰ء
کے دوران صوبہ کے مختلف اضلاع میں کتنی اضافی آسامیاں تخلیق اور
پید کی گئی ہیں۔ ضلع وار تفصیل دہی جائے۔ نیز آیا مذکورہ آسامیاں باقاعدہ

اجمارات ریڈ مڈ اور فی وی پر دگر امور میں تشویہ کرنے کے بعد تعلیمی قابلیت کی بنیاد
مدد پڑ کی گئی ہیں اگر بھاول نہیں ہے تو ان آسامیوں کو تشویہ نہ کرنے کی وجہ اور ان
آسامیوں کو پڑ کرنے کے طریقہ کار کی تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم۔

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ہر ماہی سال دوران اساتذہ کی اضافی آسامیاں
تخلیق کرتا ہے۔

(ب) دسمبر ۸۸، تا جنوری ۹۰، مختلف اضلاع میں اضافی آسامیوں کی تفصیل
حسب ذیل ہے۔

اضلاع	بے دھی نپرستہ	ایس ای ٹی	ورائنگ ماسٹر
مردانہ زنانہ	مردانہ۔ زنانہ	مردانہ۔ زنانہ	مردانہ۔ زنانہ
۱۔ کوئٹہ	۵۰	۳۵	۱
۲۔ پشاور	-	۹	۲۰
۳۔ چاقونی	-	۳	۱۰
۴۔ لودھاری	-	۳	۱۰

-	١	-	٣	٢٠	٣٠	٥. شرب
-	٤	٤	٢	-	٢٥	٦. قلعة سيف الله
-	١	٢	٢	١٠	١٠	٧. سبى
-	١	-	٢	٥	٦	٨. زيارت
-	١	-	٢	٥	٦	٩. تبو
-	١	-	٢	١٠	١٠	١٠. عضر آباد
-	١	-	٣	٤	٨	١١. كمحى
-	١	-	٢	٥	٥	١٢. نجف طه
-	١	-	٢	٢	٥	١٣. ديره بني
-	١	-	٣	٢٠	٤٠	١٤. قلات
-	١	١	٢	٥	٦	١٥. خاران
-	١	-	٣	٨	١٠	١٦. خفندار
-	١	-	٢	٥	٣	١٧. سبيله
-	١	-	٣	٤٠	١٠	١٨. ثربت
-	١	-	٢	٤	٣	١٩. كواذر

۲۰ پنجورہ ۱۰ ۲۲ - ۱

مختصر ۲۱۰ مسٹر عبدالحمید خان اچکزیٰ۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملکہ تعلیم میں مختلف اسامیوں کو پروگرنس کا طریقہ کار کیا ہے؟
کہا ہر حالی اسامی باقاعدہ تشریف کے بعد قابلیت کی بنیاد پر پروگری
جاتی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا دسمبر ۱۹۸۸، تا جنوری
۱۹۹۰ کے دوران تمام چھوٹی اور بڑی اسامیوں کو باقاعدہ تشریف
کے بعد قابلیت کی بنیاد پر پروگری کی گئی ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو
 بلا تشریف اور انظر دیلو پر کردہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے۔ اور
اور تشریف نہ کرنے کی وجہ بھی بتائی جائے۔

وزیر تعلیم

(الف) ملکہ تعلیم میں خالی اسامیوں کو پروگرنس کے لئے اسکیل ۱۴ اور اس

سے اوپر کی آسامیوں کو پہلک سروں کھیشن کے ذریعے پڑ کیا جاتا ہے۔ اور اسکیل مٹا پندرہ تک آسامیوں کو پڑ کرنے کا اختیار باقی تمام ملکوں کی مانند وزیر تعلیم کو حاصل ہے عام طور پر آسامیوں کو مشترک رہ دیا جاتا ہے۔ اور چھر مختلف کھیلیاں امیدواروں کا ٹیکٹ اور انٹر ویو کر کے موجودوں امیدوار منتخب کرتی ہے۔

ب) دسمبر ۸۸ء سے جون ۸۹ء تک تمام آسامیوں کو مشترک رہ کیا گیا امیدواروں کے انٹر ویو اور ٹیکٹ متعلقہ کھیلیوں نے لئے اور پھر امیدواروں کو منتخب کیا گی لیکن موجودہ مالی سال کے دوران ایک تو یہ محسوس کیا گیا کہ جس وی ٹیکسٹر ز کی بھرتی متعلقہ ڈسٹرکٹ کھیلیاں صحیح طور پر نہیں کرتیں اور مستحق لوگوں کی حقیقتی ملکیتی ہوتی ہے۔ دوسرے اس سال آسامیوں کی منتظری میں نہیں بلی اسی انتخاب کیا اور ان کو اپنے اختیارات استعمال کئے اور امیدواروں کا انتخاب کیا اور ان کو بھرتی کرنے کے احکامات بجارتی کر دیئے گئے۔ اور ان آسامیوں کی تعداد ۳۰۰ (سیسی سو) سروانہ اور ۲۰۰ (دو سو) زنانہ ہے جہاں تک بھے وی ٹیکسٹر ز کے علاوہ باقی آسامیوں کا تعلق ہے۔ ان کو باقاعدہ

مشتہر کیا گیا اور متعلقہ گیئی نے امیدواروں کے انڑو یو نیٹ سے کر
 منتخب امیدواروں کو محشر تی کیا۔

نیجہ، ۲۳ مئی، مسٹر عبد الحمید خان اچکزائی۔

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا پورست ہے، پرنسپل ملوچستان انجینئر ٹک کالج خفندار ایک
ریٹائرڈ سرٹی ہے۔ جس کی خدمات کنٹرولیٹ کے طور پر ۲۵ ہجوم
۸۹، کو ایک خط نمبر ۱۸۹/۷۷۷ کے ذریعے حاصل کی گئی تھیں۔

(ب) کیا یہ بھاگ درست ہے کہ موصوف کی مدت ملازمت ختم ہو چکی ہے اور
انہیں ایک متعامی استاد عبد الہادی نامی شخص کو چارچوں دینے کے
لئے لھا گیا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا ہواب اثبات میں ہے، تو موصوف بالا کی
مدت ملازمت کب ختم ہوئی ہے۔ اور اب تک عبد الہادی کو
چارچوں دینے کی وجوہات کیا ہیں تدقیقیں دئی جائے۔

کیا ذریعہ تعلیم -

(الف) یہ درست ہے کہ پرنسپل بلوچستان انجینئرنگ کالج خضدار ایک
ریپارٹرڈ کمرنل ہیں۔ ان کو کنٹرولیکٹ کی بنیاد پر مورخہ، اکتوبر ۱۹۷۸
کو دو سال کے لئے ملازمت پر تعینات کیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ موصوف کی ملازمت میں ایک سال کی توسعہ
کردی گئی ہے۔ لہذا کسی استاد کو ان سے چار بجے یعنی کی احکامات
جاری کئے میں۔

(ج) فی الوقت مطر عبید الہادی کو چار بجے دینے کی کوئی وجہ نہیں۔

بنگ. ۲۳۵ مسٹر عبید الحمید خان اچکزی۔

کیا ذریعہ تعلیم از راہ رم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) چنوری ۱۹۷۸ء ماجنوسی سنہ کے دوران اندر وون ملک اور بنیروں
ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے کتنے لوگوں کو حکومت کے خرچ پر عصیجا گیا ہے

نیز بھیجے گئے طلباء بر طالبات کا تعلق تعلیم کے کس شعبے سے ہے اور ان کے بھائے رہائش اضلاع کو نہیں ہیں۔

(ب) یہاں ذکرہ تمام طلباء بر طالبات کو تابیت کی بنیاد پر بھیجا گیا ہے جیسا قابلیت کے علاوہ بھی کچھ ترجیحات رکھی گئی ہیں۔ نیز اگر ان کو قابلیت کی بنیاد پر بھیجا گیا ہے تو طریقہ کار کیا تھا اور اگر دیگر ترجیحات تھیں تو وہ کیا تھیں ہے۔

وزیر تعلیم -

(الف) محکمہ تعلیم سے کسی طالب علم کو اندر وون ملک یا بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ محکمہ تعلیم صرف اساتذہ کی اعلیٰ تقدیم کا انتظام کرتا ہے۔

(ب) جزو (الف) کے جواب کی روشنی میں ہیزد ب کا جواب نفی میں ہے۔

پنجم ۲۴ مسٹر عبد الحمید اچکزی ہے۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

بلوچستان یونیورسٹی ۱۹۰۷ سے اب تک آرڈیننس یا ایکٹ کے تحت چل رہی ہے۔ تیز اگر یہ یونیورسٹی آرڈیننس کے تحت چل رہی ہے تو اسکی یہ وجوہات میں جملہ ملک کے دیگر یونیورسٹیاں ایکٹ کے تحت چل رہی ہے۔

وزیر تعلیم۔

بلوچستان یونیورسٹی کا قیام سال ۱۹۰۷ میں بلوچستان یونیورسٹی آرڈیننس ۱۹۰۷ کے تحت عمل میں لا یا گیا تھا۔ چونکہ قیام یونیورسٹی کے وقت ملک میں مارشل لاء تاقد تھا، اس لئے تمام قانون سازی آرڈیننس کے ذریعے ہوتی تھی اور ۱۹۰۷ء کے عارضی ائمین کے تحت مارشل لاء کے موافع چاری شدہ تمام آرڈیننسوں کو تحفظ دے دیا گیا تھا۔

موجودہ یونیورسٹی آرڈیننس ایک مکمل اور تفصیل قانون ہے۔ جس کی موجودگی میں یونیورسٹی کو اپنے روزمرہ امور سے عہدہ برا ہونے میں کوئی وقت محسوس نہیں ہوتی اس لئے اب تک بلوچستان یونیورسٹی آرڈیننس ۱۹۰۷ء کو برقرار رکھا گیا ہے۔

نمبر ۲۳۰ مک محمد سرور خان کا کمرٹ

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) غیر ترقیاتی (نام روپنگ) فنڈ سے صوبہ میں کتنے نئے پر اسٹری اور مڈل اسکول کھولے گئے ہیں۔ اور کتنے پر اسٹری اور مڈل اسکولوں کا درجہ بڑھایا گیا ہے۔ ان کے نام بتائے جائیں۔۔۔

(ب) کیا مذکورہ فنڈ سے نئے اسکول کھولنے کا درجہ بڑھانے کا اختیار محکم تعلیم کو حاصل ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب مثبتات میں ہے۔ تو میران اسیلی کو اس فنڈ سے نئے اسکول کھولنے یا ان کا درجہ بڑھانے کا اختیار نہ دینے کی وجہات کیا ہیں۔

وزیریہ تعلیم۔

(الف) مالی سال ۸۹/۹۰، میں غیر ترقیاتی فنڈ ریان (ولپمنٹ بجٹ) سے صوبی میں نہ تو کوئی پا اسٹری سکول کھول لائی گیا ہے۔ اور نہ ہی کسی پا اسٹری مڈل سکول کا درجہ پڑھایا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا دریان (ولپمنٹ) فنڈ سے سکول کھولنے یا درجہ پڑھانے کا اختیار حکمہ تعلیم کو حاصل ہے۔

(ج) حکمہ تعلیم نے سکولوں کے اجراء اور اسکولوں کے درجہ پڑھانے کے وقت ایک پی اے صاحبان کی سفارشات کو بھی مد نظر رکھتا ہے۔ علاوہ ازین حکومت نے ایک پی اے کو ترقیاتی مدد سے ۵۰ لاکھ روپے کی سلیکیں بنانے کا اختیار دیا ہے میران اسمبلی اس رقم سے نئے سکول کھول سکتے ہیں۔ اور کسی بھی سکول کا درجہ پڑھا سکتے ہیں۔ پہلے سال ایک پی اے صاحب سکول کی تعمیر شدہ عمارت حکمہ ایجوکیشن کے حوالے کریں گے، اور اگلے سال اس کے لئے سطاف اور دیگر سامان

فرائیم کیا جاتا ہے۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب اسپیکر۔ اب سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے۔

جناب انھتر حبیب خان (سیکریٹری اسمبلی) سردار طارق محمود کھیبران صاحب وزیر خوارک نے طبیعت ناساز ہونے کی ہمار پر آج کے سے رخصت کی خواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی۔ مولوی عبد السلام صاحب وزیر پیلک سلیمان انجینئرنگ ڈائریکٹر مراد جمالی اور سبھ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے

آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ حاجی عید محمد ذیزئی صاحب نے تحریک مصروفیت
کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ جام میر محمد یوسف صاحب وزیر صنعت سرکاری کام کے
سلسلے میں شوہر گئے ہوئے ہیں۔ اسلئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ہے

اب محمد ایوب بلوچ صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے ،
ایوب صاحب اپنی تحریک پیش کریں ۔

مطہر محمد ایوب بلوچ نے

جناب اسپیکر !

آپکی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ریں قاعدہ نمبر ۵۵ قواعد و ضوابط
بلوچستان اسیلی کے تحت یہ نوٹس دیتا ہوں کہ اسیلی کی کارروائی کو روک
کر اس فوری اہمیت کے حاصل واقعہ پر بحث کی جائے جس سے میرا استحقاق
معروج ہوا ہے میں ۱۹۸۹ء کے بعد میں اپنے حلقہ کے تعیینی پروگرام
کے سلسلہ میں کچھ اسکیں دی تھیں جو کہ ابھی تک منظور نہیں ہوئی ہے
جب وزیر تعلیم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کیا کہ آپکے ملافہ
استحاب میں بھی میں اپنی پارٹی والے ارکان کو اہمیت دیتا ہوں اور میں
آن سے بھی مشورہ لول گا جبکہ میں اس علاقے کا منتخب نمائندہ ہوں

لہذا وزیر تعلیم کے اس جواب سے میرا استحقاق مجرور ہوا ہے
اس پر بحث کی جائے ،

بختاب اسلیکر ہے۔

تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ہے ۔

میں قاعدہ نہیں کو اعد و ضوابط بوجستان اسیلی کے تحت یہ نوٹس دیتا ہوں کہ اسیلی کی کارروائی کو روک اس فوری اہمیت کے حامل اتفاقہ پر بحث کی جائے جس سے میرا استحقاق مجرور ہوا ہے میں نے وزیر کے بحث میں لپنے حلقہ کے تعینی پروگرام کے سلسلہ میں کچھ اسکیں دری تھیں ۔ جو کہ ابھی تک منظور نہیں ہوئی ہے، جب وزیر تعلیم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپکے حلقہ انتخاب میں بھی میں اپنی پارٹی والے ارکان کو اہمیت دیتا ہوں اور میں ان سے بھی مشورہ لوں گا جیکہ میں اس علاقے کا منتخب نمائندہ ہوں

لہذا وزیر تعلیم کے اس جواب سے میرا استحقاق مجرور ہوا ہے
اس پر بحث کی جائے ،

مسٹر محمد ایوب بلوچ بہ

جنا ب اپنیکر:- آج میں اس ایوان میں
 چند لیسی دضاد حتون کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں، جنکی سی جمہوری دور
 میں صدورت محسوس ہونا چاہئے تھا، لکھنؤت شہ جو پنجو حکومت کے غیر
 جمہوری داستبداری دور میں ہم نے سننا تھا کہ اگر کوئی منتخب
 نمائندہ ان کی ہاں ملائتا ہے۔۔ تو ان پر توازشوں کی
 بارش ہوتی اور اگر کوئی ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا نہیں
 کرتا ہے تو ان کے تمام فنڈز وغیرہ روک دیئے جاتے ہیں اور ہم
 آپنے ایسے عمل کو غیر جمہوری عمل کا نام دیا ہے، لیکن میں ایوان میں
 اس وقت ہم اور آپ بیٹھے ہیں، اسے ہم غیر جمہوری ایوان نہیں کہہ
 سکتے وہ اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ یہاں جمہوریت کے تقاضوں کا احساس
 ہم رکھتے ہیں اسی طرح بی این اسے اور جے یو آئی کے در
 میان جو پارلیمانی اتحاد ہوا ہے، وہ بھی جمہوری طور طریقوں سے
 برآ بری کی بنیاد پر ہوا ہے، کیونکہ جمہوریت میں احترام کرو اور
 احترام پاؤ کے اصولوں کو اپنا یا جاتا ہے، ان عوام کے نام

منتخب نمائندے خواہ ان کا تعلق حزب اقتدار سے ہو یا حزب
 اختلاف سے ان سب کی رائے کا احترام اس لئے ضروری ہوتا ہے،
 کہ سب کو اپنے اپنے حلقوں میں عوام نے منتخب کیا ہوا ہے،
 ہمارے قلمد ایوان جو کہ موجبد نہیں ہیں، سینیٹر و نیز موجود ہیں
 جو شجوں کی غیر جمہوری انداز کو مسترد کرنے ہوئے ایک جمہوری
 انداز اپناتے ہوئے ایوان کے تمام موزز ممبران کو اپنے حلقوں میں
 ترقیاتی کاموں کے لئے برابر فنڈز مہیا کئے ہیں، اس طرح حزب
 اقتدار میں جو بھی وزراء موجود ہیں وہ بھی ایوان کے دوسرے
 موزز ممبران کے میڑ پر ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ کارو بار حکومت
 چلانے کے لئے ان کو وزارت وون کے فرائض سونپے گئے ہیں
 لہذا وہ جمہوریت اور اس کے تقاضوں سے بالاتر ہیں ان پر بھی یہ
 فرض عائد نہوتا ہے، کہ وہ دوسرے حلقوں سے منتخب نمائندوں
 اور ان کے مشوروں کا احترام کریں خواہ وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے
 ہوں، لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہو رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے
 جو ہوتا چاہئے جس کی واضح مثال میں وزیر تعلیم کے رویے سے

معزراں ایوان کو آگاہ کرتے ہوئے دیتا ہوں، جیسا کہ آپ سب حضرات کو معلوم ہے کہ ۱۹۸۹ء کے اے پی ڈی میں ہمارے صوبے کے لئے کل دو سو مدارس ہیں ایک سو پرائمری اور ایک سو مسا جمیلہ کھونکی مخصوصی کی گئی ہے، اور اس کے ساتھ ہر ضلع کے ایک پرائمری اسکول کو اپنے گردید کرنے کے مدل اسکول اور سدول کو اپنے گردید کر کے ہائی اسکول بنانے کا فصلہ کیا ہے، اور قائد ایوان کے کہتے کے مطابق ان تمام مدارس کو برابری کی بنیاد پر اور ہر حلقت کے نمائندے اور مشورے کے سطابق کھوئیں جائیں گے ہیں، مکمل تعلیم کے ذریع سے معلوم ہوا ہے کہ ہر ضلع کی طرح تربیت ضلع کے حصے میں بھی آٹھ پرائمری اور آٹھ مساجد اسکول آئیں گے، چونکہ ضلع تربیت کے عوامی منتخب ارکان میں سے ایک میں ہوں اور ایک جناب اسپیکر صاحب آپ خود ہیں،

اور اس کے علاوہ ایک وزیر صحت داڑھ عبد المالک بلوچ صاحب ہیں، اس لئے اس سلسلے میں میں نے وزیر تعلیم چناب غلام مصطفیٰ صاحب سے رای طلب کیا تاکہ عوامی مقاومت کو مد نظر رکھ کر ان کو اپنی رائے سے آگاہ کروں لیکن مجھے اس وقت بڑی کو فتنہ محسوس ہوئی جب انہوں نے مجھے کہا کہ

عوامی نمائندہ ان کی تصریح میں نہیں ہوں بلکہ جسے یو آئی کے دوسرا
کارکن میں اور وزیر موصوف پر وہ کام کریں گے جن کے باریں ان کا کارکن
انھیں بتائیں گے، لتنی دلکشی کی بات ہے، ایک منتخب نمائندہ دوسرے منتخب
نمائندہ کی رائے سے ایک عام آدمی کی بات کو زیادہ اہمیت دے اس سے
نہ صرف منتخب نمائندے کا استحقاق بعروج ہوتا ہے، بلکہ یہ بات متعلقہ
عکس اور حلقة کے لاکھوں عوام کی رائے کو مسترد کرنے کے برابر ہے،

جواب اسپیکر :-

ایوب بلوچ آپ اپنی تقریر کو منتظر کریں،

ایوب بلوچ :- جواب والا :

جمهوری تقاضوں کی خلاف ورزی ہے، مثال کے طور پر میں نے
وزیر موصوف سے جن اسکولوں کو آپ گرید کرنے کے کو مشورہ دیا
انہوں نے میرے مشورے کو محکرا دیا اور اپنی مرضی کے مطابق
اسکول کھولنے اور آپ گرید کرنے کا اظہار کیا اور اس کے ساتھ

ساتھ حکمہ تعلیم کی جتنی آسامیاں خالی ہیں ان کو پر کرنے کیلئے ہماری تجاذبہ اور مشوہد نکونے رکرتے ہوئے ہے یو آئی کے کسی عام آدمی کو تجویز کی اہمیت دی جاتی ہے، اس سلسلے میں جب حکمہ تعلیم سے رجوع کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے تمام اختیارات وزیر موصوف نے لیکر اپنے کارکنوں کے ہاتھوں میں دیئے ہوئے ہیں، اور ان تمام کارکنوں کی سفارش پر تقریر ہوئی ہیں، اس طرح ایک عوامی نمائندہ کا استحقاق محروم ہوا ہے، اور عوامی رائے کو غیر جمہوری انداز سے دیا جاتا ہے، کیونکہ ان لاکھوں افراد جنہوں نے مجھے منتخب کیا ہے میری رائے ان کی رائے کے مترادف ہوتی ہے، جبکہ ایک عام رکن صرف ایک فرد سے زیادہ پکھنہیں ہوتا ہے اگر وزیر صاحب کا رد یہ اس طرح غیر جمہوری رہا تو اس کا معابرہ دافع واضح ہے کہ ہمارا اس عوام میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں اس اس طرح تو غیر جمہوری اور استبدادی حکومت شاید چل سکیں مگر ایک جمہوری حکومت کا چلنے محل ہو جاتا ہے، لہذا میں اپنیکر صاحب اور قائد ایوان جو کہ موجود نہیں ہیں سینئر سنیٹر موجود ہیں، کہتا ہوں، کہ وہ مددخت کر کے وزراء صاحبان کو اس معزز ایوان کے تمام

معزز مہران کی خواہ وہ حزب اقتدار میں ہوں، یا حزب انقلاف میں لئے
کا احترام کرنے کا پابند نہ کریں ایسا نہ ہونے کی صورت میں یقیناً ہم غوام
سے جووع کریں گے اس غیر جمہوری عمل کو عوام کی قوت سے روک دیں گے،
میں اپنی تصریح اس شعر پر ختم کرتا ہوں،
جس کھیت سے دھقان کو میر نہ ہو روزی ہے
اس کھیت کے ہر خوششہ گندم کو جلا دو ہے
(مشکرہ)

جناب اسپلیکر :-

وزیر قانون رپارٹیمانی امور کچھ کہنا چاہیں گے۔

میر صابر علی بلوچ :-

جناب اسپلیکر بد میں معزز رکن محمد ایوب بلوچ کی پریمیج مشین گئی تائید کرنا ہوا

وزیر قانون رپارٹیمانی امور :- جناب والا!

قانون میں ایسی تائید کی کوئی گنجائش نہیں ہے، جناب اسپلیکر میں اس تحریک

استحقاق کی اس بنا پر غما لفت کرتا ہوں کہ یہ فوری اور ضروری
اہمیت کی حامل نہیں، لیونکہ اس اجلاس سے پہلے مجٹ کا اجلاس
ہو چکا ہے، اسے ڈی پی سامنے آئی تھی اسکے علاوہ کابینہ میں اور
باہر بھی معزز رائکین کے ساتھ اسے ڈی پی ڈسکس کیا جاتا ہے،

مسٹر محمد اقبال بلوج :- (پولانٹ آف آرڈر)

(پولانٹ آف آرڈر)

کل بھی وزیر موصوف سے میری بات ہوئی تھی اور میں نے محسوس کیا کہ
میرے ساتھ انگلوریہ صحیح نہیں تھا اس لئے میں کہتا ہوں قواعد انضباط
کارکے روں نمبر سماڑ کے تحت اسے اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے

میر صابر علی بلوج :- مسٹر اپلیکر صاحب ،

بجائے اسکے کہ اس معاملے کو سمجھا یا جائے
جیسا میں نے عرض کیا تھا۔

چناب اپلیکر :- صابر صاحب آپ بیٹھ جائیں

وزیر تعلیم :-

جناب والا جہاں تک میرے بھائی ایوب نے کہا انہوں نے
سچھ فرمایا آپس کی تنقید کوئی ڈھکی چھیں بات نہیں کہ حزب اختلاف
آپ ہمارے تحقیق بات کیں، الحمد للہ انکے ذہن میں جو خامیاں میرے
باڑے میں تھیں انہوں نے یہاں بتایا میرے دوست کو کیوں غصہ آیا اور انہوں نے
کہا کہ عکس تعلیم کی اسکیمیں بلاجھی تھیں لیکن مجھے علم نہیں کہ قبی انہوں نے یہ
اسکیمیں میرے عکس کو دی ہیں یا یہ کسی نے میرے تک نہیں پہنچایا، اسکے
لئے میں معذرت خواہ ہوں، ربہر حال میں ابھی ابھی اپنے عکس سے پوچھوں گا
جو سکیمیں انہوں نے دی ہیں اسکے مطابق کام ہو گا،

مسٹر محمد ایوب ملوچ :- (پولٹنٹ آرڈر)

جناب اسپلیکر میں وزیر موصوف کو تجویزیں دی تھیں انکے ڈیپارٹمنٹ سے
متعلق، جناب والا کل اسپلیکر صاحب کے چمپر میں جیکہ کچھ اور لوگ بھی موجود تھے
وزیر موصوف نے کہا کہ میں جسے یو آفی کے مشورے کے بغیر آپکی اسکیمیں متعدد

اور نہیں لیتا ہوں،
وزیر تعلیم :- آپ جذبات میں نہ آئیں،

مسٹر محمد ایوب بلوجہ :-

اسپیکر صاحب کے چیزیں آپ نے بخشنے (تفہم کلامیاں)

نواب محمد اسلم رئیسیانی :-

جناب اسپیکر، میری تجویز ہے اسے آپ بحث کے لئے منظور کریں،
 یہ فوری نوعیت کا سحالہ ہے اور اہم سماں ہے، لوگ
 گھری مکھری ہمارے پاس آتے ہیں اور اپنی اسکیوں کے بارے
 میں پوچھتے ہیں، میرے حلقوں کے عوام میرے پاس آتے ہیں، اور
 ٹرقیاتی کا مول کے بارے تک پوچھتے ہیں،
 جناب والا! آپ اسے ایڈ کریں بحث کے لئے،

پختاب اسپیکر :- آپ بیٹھیں،

میر صابر علی بلوچ :

جناب اسپیکر، معزز رکن کہر ہے ہیں کہ آپ کے سامنے انہوں نے معزز کیجے
کہا چونکہ آپ بھی اسیں Witness ہیں اسکے مہربانی فرمایا
اسے بحث کے لئے ایڈ مٹ سدیں۔

مولانا عاصمت اللہ وزیر خزانہ :- جناب والا ،

یہ تو ایک شکایت تھی لیکن یہ ایسا واقعہ یا معاملہ نہیں ہے کہ اسکے لئے
کوئی تحریک استحقاق لائی جاتی لہذا اسے مسترد کیا جائے

میر صابر علی بلوچ :- (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب والا! مولانا صاحب کس روں کے تحت پول رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب اسپیکر، اس روں کے تحت جس کے تحت صابر صبا بولتے رہتے ہیں

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر پر حزنکہ فوری اہمیت کا معاملہ

نہیں ہے اور نہ اسکا تعلق مملکتی امور سے ہے لہذا اسے مسترد کیا جائے

جناب اسپلیکر :-

بمحض تو ایوب صاحب نے گواہ بنا دیا ہے،

مسٹر محمد ایوب بلوج :-

مولانا عصمت اللہ صاحب کہر ہے میں کہ فوری اہمیت کا حامل
مسئلہ نہیں ہے، جناب اسپلیکر، منشیر متعلقہ تے ایجھی ایجھی بجٹ
میر مالکیوں کے بارے میں بمحض کہا کہ میں آپ کو نہائندہ تسلیم نہیں
کرتا اس طرح انہوں نے میرے حلقوہ کے عوام کلکان نہیں بلکہ اس معزز
ہاؤس کا استحقاق بحریح کیا ہے اس ہاؤس کا تقدس پا مال ہوا ہے،

میر جان محمد خان جہنمی :-

جناب اسپلیکر آپ کو عین گواہ بنا دیا گیا ہے

ملک محمد سرور خان کا کڑ :- جناب والا!

یہ فوری اور اہمیت کا سکھ ہے صرف ایک ایم پی اے کا نہیں ہے

یہ سارے ایوان کا مسئلہ ہے اپ اس کو اسٹینڈنگ کیٹی کے سپرد کر دیں، تاکہ وہ اس پر مزید غور دخوں کرے یہ ہم سب کے ساتھ زیادتی ہے۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اسٹینڈنگ کیٹی کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ صرف ایک ممبر کا تقدیس پائیماں نہیں ہوا ہے سارے ممبران کا اور سارے ہاؤس کا تقدیس پائیماں ہوا ہے اور مولانا صاحب اس کو خود تقسیم کرتے ہیں یہ تعلیم سے متعلق ہے اور پالیسی میٹر ہے اور سارے بلوچستان کے کیئے ایک واضح پالیسی بنائی جائے، میں یہ چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب ہاؤس اس کی اس ناراضگی کے بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے میں لائیں کیونکہ مولانا صاحب جو تقسیم کرتے رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہے راس سے تمام ممبران کا تعلق ہے،

(قطعہ کلامیان)

میر جان محمد چمالی :- جناب اسپیکر !
میں اس سے آتفاق سرتا ہوں ।

نواب محمد اسلام ریسیانی :-

جناب اسپیکر ہم سب اس سچ ممتاز ہیں میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جتنی بھی ایم پی لے فنڈ نر اسکیس تھیں ان پر آج تک میری کسی بھی اسکیم پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے یہ فراؤ اہمیت کا حال ہے، آپ اس پر کارروائی کریں اور سینڈنگ بھی کے حوالے کریں، لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور اسکیمیات کا پوچھتے ہیں،

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب والا ! کچھ تو ڈیکو مریم کا خیال کیا جائے، جب آپ بولتے ہیں تو دوسرے میر صاحب تو حن موش رہا کہ میں،

نواب محمد اسلام ریسیانی :-

جناب والا ! ہم سب اس سے شدید ممتاز ہیں، ہماری ایم پی اے فنڈ اسکیز سے ایک بھی اسکیم نہیں آئی ہے اور اگر آپ اس پر کارروائی نہیں کرتے ہیں تو ہماری اسکیمیں پیش کرنے کا کیا

فائدہ ہے اور ہم باہر جائیں گے، جناب والا! میں نے پہلے بھی یہ
مسئلہ پیش کیا تھا، آپ نے رد کر دیا تھا اور اب ہم چاہتے ہیں
کہ اس پر بحث کریں۔

جواب اپدیکر :-

میں مولانا صاحب کے الفاظ درہراتا ہوں مولانا صاحب نے
کہا تھا کہ ایجوکیشن کے متعلق جو پالیسیاں ہیں تباہ و نیز میں درے دیں
اور جو آپ نے ایجوکیشن کے متعلق تباہ و نیز دری وہ مجھ تک نہیں
پہنچی ہیں آپ تباہ و نیز درے دیں۔

مشیر محمد ایوب بلوج :-

جناب والا ہم نے آپ کو جس بنا یا ہے آپ جس میں غلط
بیانی نہ کریں، آپ کے کرے میں مولانا صاحب نے کہا تھا کہ
اسکیمات آپ دے دیں لیکن ہم اپنے کارکنوں کی اسکیمات کو
منظور کریں گے، ان کی لست میں تو ایک اسکیم بہار کی دیدی گئی،
میں سمجھتا ہوں بہار تو ہندوستان میں ایک صوبہ ہے اور یہاں

پورے بلوچستان میں بہار کہیں نہیں ہے آپ ہماری بات نہیں
سین گے تو ہم واک آوٹ کر جائیں گے،

میر ذوالفقار علی ملکی ہے وزیریہ مکہ (انچارج وزیریہ منصوبہ نہدی قرقیات)

جناب اسپیکر! میرے خیال میں ہمارے معزز ممبران کو اس
چیز کا علم نہیں ہے جو اب جو کیشن ڈیپارٹمنٹ کی اسے ڈی پی بی جو
جو تھی اسکمیات وغیرہ سے متعلق ہے، اور اسکول وغیرہ کھولنے کے
متعلق بھی ہے اس کی فائل میرے پاس آگئی ہے، میں نے اس پر
کارروائی روک دی ہے اسیلئے میں نے سوچا ہے کہ ہر ممبر کی رائے
لی جائے پھر کارروائی ہو اس کے بعد ہم لوگ کارروائی کریں گے

(تالیف)

جناب اسپیکر ۔ اسکے متعلق میری روونگ یہ ہے

(روونگ)

معزز رکن نے یہ ثابت نہیں کیا کہ ان کا کس طرح استحقاق مجموع
ہوا ہے کیا بعثیت ایم پی اے نہیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے سے

روکا گیا ہے، اگر نہیں تو تحریک روول (۱۱) ۷۵ کے تحت خلاف صابطہ ہے، مزید برائی اسکمیات کا معاملہ مالی سال ۱۹۸۹ء کے آغاز سے چل رہا ہے یہ معاملہ اچانک رونما نہیں ہوا اس لئے یہ تحریک روول ۷۵ (۱۱) کے تحت خلاف صابطہ ہے

مسٹر محمد ایوب بلوچ :- جناب والا !

آپ نے تو اسے رد کر دیا ہے اور اگر ذمۃ الفقار علی مگسی نہیں اشورنس دریتے ہیں تو ہم اس پر زور نہیں دیں گے،

میر ذوالفقار علی مگسی :-

جناب محمد ایوب بلوچ صاحب میں آپ کو اشورنس دیتا ہوں کہ صرف آپ کی نہیں تمام ممبران کی ضروریات کو دیکھا جائے گا پھر کارروائی کی جائے گی،

وزیر تعلیم :- جناب والا ! مزز میر صاحب نے میری طرف کچھ غلط

باتیں کی ہیں اور غلط باتیں منسوب ہوئی ہیں، میں ہاؤس میں
 (مدخلت) (قطع کلامیاں)

جناب اپنیکر پر

آپ سب بیٹھ جائیں میں نے اس کے متعلق روئینگ
 دے دی ہے بات ختم ہو گئی ہے،

میر ظفر اللہ خان جمالی پر

بات جب ختم ہو جاتی ہے آپ آگے کارروائی کروں

میر ذوق الفقار علی گسی :- (انجاح وزیر مختار منصوبہ بندی و ترقیات)

جناب دلا! یہاں جو بہت ساری باتیں ہوئی ہیں اور میں نے
 جو ہاؤس میں اشورنس دی ہے وہ اس وجہ سے دی ہے کہ
 میں آج کل پنی اینڈ ڈی کے مختار کو ڈیل کر رہا ہوں،
 اس پر کارروائی کی جائے گی،

تحریک التواہ

جناپ اسٹبلی بھر :-

تحریک استحقاق کے بعد، اب سرو ملکستان باروزی صاحب کی
تحریک التواہ ہے، سردار صاحب اپنی تحریک التواہ ایوان میں پیش کیں

سردار محمد حان باروزی :-

جناپ والا! میں قاعدہ ۔۔ قواعد و قوایط بلوچستان صوبائی
اسٹبلی کے تحت یہ نوٹس دیتا ہوں کہ اسٹبلی کی کارروائی روک کر
اس فوری اور اہمیت عالیہ کے واقعہ پر اسٹبلی میں عامہ بحث کی
جائے، واقعہ یہ ہے کہ سیوی کے سالانہ میدہ کے موقعہ پر ماں نویشی
کی بکری لفڑی خست اکوکھ ٹیکس، ریسٹریشن فلیں کی ادائیگی کا پہنڈ کیا
جا رہا ہے، اور اس طرح یہ شمار مال کے حاجتمند کنندگان کو غیر ضروری
ٹوکرے زیر بار کیا جا رہا ہے، اس واقعہ کی اطلاع روز نامہ شرق ہوئے
کی ۲، فروری ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں ایک اشتہار کے ذریعہ
ملتی ہے، جس کا ترجمہ لفظ ہذا ہے

تحریک التواہ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ :-

جناب اسپلیکر :-

میں قاعدہ ۲۰۰۷ قاعد وضوابط بلوچستان صوبائی اسپلیکر کے تحت یہ توٹس دیتا ہوں کہ اسپلیکر کی کارروائی روک کر اس فوری اور اہمیت عامہ کے واقعہ پر اسپلیکر میں عام بحث کی جانے والے یہ ہے کہ سیوی کے سالانہ میلہ کے موقعہ پر مال مولیش کی بکری (فرودخت) کو کلمہ ٹیکس، رحشڑیشن فیس کی ادائیگی کا پینڈا بھیجا رہا ہے اور اس طرح بے شمار مال کے حاجتمند فرودخت کنڈگان کو غیر ضروری طور پر زیر بار کیا جا رہا ہے۔

اس واقعہ کی اطلاع روزنامہ مشرق کوئٹہ کی ۶ فروری ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں ایک اشتہار کے ذریعہ ملتی ہے جس کا تاثر لفڑیا ہے۔

جناب اسپلیکر :-

سردار صاحب آپ اپنی تحریک التواہ کی پحمد و خاحت کریں

نسردار محمد خان پار وزیری :-

جناپ دالا ! میں اپنی تحریک پر کچھ اس طرح
بیان دوں گا، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس ہنگامہ
خیڑا یوان میں بات کرتے کا موقع دیا ہے جس کی آج مجھے بالکل مید
نہ تھی اور یہ ایوان آج یہ ثابت کرے گا کہ یہ ایک قانون ساز اعلیٰ
ادارہ ہے، بہر حال میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے تحریک الترا بر
کچھ بات کرنے کا موقع دیا ہے،

جناپ دالا سیدی کا سالانہ میلہ جو ۷/۱۸۸۱ سے چاری
و ساری ہے اور آج تک چلا آ رہا ہے انگریز جو یہاں ایک
غیر ملکی حکمران کہلاتا تھا اور یہاں ایک استحصالی قوت کے طور پر
موجود تھا، اس کو یہ ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ وہ ان
علاقے کے لوگوں کی ضروریات کے درمیان کوئی رکاوٹ
کھڑی کرے، اور جس سے یہ عوام دہاں میلے سے کما کر اپنا پیٹ
پا لتے ہیں اپنی روزی کھاتے ہیں، لیکن پاکستان بننے کے بعد
یہاں کی مختلف حکومتوں نے مختلف اداروں نے ان کو یہ ضرورت

پیش آئی پاکستان بننے کے بعد آج تک کی تاریخ میں یہ لمحہ ٹیکس اور ریشن فیس بھی بند ہوتی رہے اور کبھی اس کا دربارہ اجرا ہوتا رہا، میں فتنہ عرض کرتے ہوئے اس تحریک التوا کے متعلق کچھ عرض کر دیا کہ پہلے تیس سالوں میں یہ ٹیکس بند کردیا گیا تھا اور یہ تو تھا سال وہ گزر اکہ رشدی کی کتاب پر اسلام آباد میں ہنگامہ ہوا اور میلہ بند کر دیا کیا، حالانکہ آج بھی رشدی ہر جگہ موجود ہیں رشدی کی کتاب پر ایک ہنگامہ ہوا اسی جذبیت کو ابھارا گیا اور وہاں ایک ہنگامہ کھڑا کر لے کے بعد کچھ اختلافات جماعتی ہوا یا کوئی ایسی بات ہوئی کہ پچھلے سال اس جلسے کو غم میں یا کسی اور وجہ سے ملتوی کر دیا گیا، گویا کہ پچھلے سال چوتھا سال تھا، یہ جلسہ نہیں ہوا اور یہ ٹیکس چار سالوں سے بند تھا، آج اس جلسے کے موقع پر پھر دوبارہ جیسے کہ میں نے اپنی تحریک التوا کے اخبار کا تراشہ بھیجا یا تھا، کہ اب اس سلسلے میں ضلعی ٹیکس اور ریشن فیس کیلئے چیزیں ضبط کو تسلی نہ، ۷ تاریخ کو بولی دہندگان کو بلوایا ہے کہ آئین اور اس کا اور ریشن ٹیکس کے لئے ہم سے نیلامی کی بنیاد پر خرید لیں رہیت

غیب بات لگتی ہے مجھے یقین ہے میراکٹنشن ہے کہ
یہ کلچر ٹیکس اور جسٹیشن فیس ٹیکس کی تعریف میں نہیں آتی اس لئے
کہ کوئی شخص شاید ممکن ہے کہ میرا رہنمائی کرے وہ چاہے
وزراء صاحبان میں سے پاٹریوٹی پنجوں میں سے کہ یہ کلچر ٹیکس
بتتا ہے، کیا ہم نے ۱۹۸۹-۹۰ء کے بحث میں کوئی ایسی مذکوہ ہے،
کہ اس قسم کے مال پر ٹیکس دسول کیا جائے،

جناب اسپیکر! میں اپنی تحریک پر مختص ہو لتا چاہتا ہوں
جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ یہ ٹیکس فنا نہیں ہے شرعی ٹیکس نہیں ہے
ہاں یہ بات ضرور ہے کہ وہاں کی مقامی انتظامیہ کسی کو خوش کرنے
کے لئے اور جیسے کہتے ہیں انتظامی سرقہ بالجبر کا ٹیکس ضرور ہے، اگر یہ
سرقہ بالجبر کا ٹیکس کس ذیل میں آتا ہے کس تعریف میں آتا ہے، تو یہ
انتظامی سرقہ بالجبر کے ذیل میں آتا ہے، جناب والا دوسرا بات
یہ ہے کہ ٹیکسوں کی وصولی کے لئے نیلامی کا طریقہ کے معنی یہ ہیں کہ
آنندہ جتنے بھی سرکاری ٹیکس پس ان کی نیلامی کا اعلان کر دیا جائے
اور ان ٹیکسوں کو بولی دلو اکر فروخت کر دیا جائے میں سمجھتے

ہوں، کہ اس ہاؤس میں معزز ممبران اور آپ کی بحث دالا
اس پر رائے ہوگی، پھر ٹیکس کا جواز یہاں ہے۔ کسی قانون ساز ادارے نے
یہ ٹیکس لگایا ہے۔

یہ کوئی نہیں بتاتا ہے لیکن یہ کہ اس کی نیلامی، تاریخ کو ہمارا ہے،
وہاں کے لوگ جو اپنا خون پسند کر اپنی روزی کاتھ کے لئے
مال مولیشی لاتے ہیں، بحث دالا؛ پھر بات لمبی ہو جاتی ہے
میں اپنے حلقہ انتخاب کے یارے میں بتاؤں کہ سبی ایک بہت
ہی منظوم ترین ضلع ہے، اور اس کے اعداد شمار کے ساتھ
میں یہ بھی بتاؤں کہ ذرائع پیداوار اتنے محدود ہیں کہ لوگ
اپنے مال مولیش کو اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر سال بھر کھلاتے پلاتے
ہیں، اور بھروسی میں میں اسے فردخت کرتے ہیں، اپنے پچھلے بقا
جات کی ادائیگی کرتے ہیں اور جتنی قیمت اور پیسے مال مولیش کے
فروخت سے انہیں ہال جائیں سال کے لقا یا مہینوں میں اپنے بچوں
کا پیٹ پالتے ہیں، ہماری سمجھ میں جوہیں آتا ہے کیونکہ یہاں پر
ہمارے علماء کرام بھی پیٹھے ہیں کہ یہ ٹیکس شرعی بھی بنتا ہے یا نہیں،

مجھے یہ لگتا ہے کہ یہ ٹیکس قانون سازار اسے کی طرف سے بھی نہیں
 لگایا گیا ہے، جناب اسپیکر اس بات کا بھی تعین ہونا چاہئے
 کہ یہ ٹیکس انسٹرامیہ لگاسکتی ہے کلعہ ٹیکس اور بھری ٹیکس اس کے
 علاوہ ہیں، اور یہ ٹیکس لوگوں کو لوٹنے کھوئے کیلئے یا انہیں بھوکار کرنے
 کے لئے لگانے گئے ہیں۔ اور یہ سارے انسٹرامیہ کئے جا رہے ہیں،
 جناب والا! میں پھر بہت بول گیا ہوں اور مجھے اس کی ترغیب بھی
 ملتی ہے، کیونکہ جناب والا! یہ ہاؤس سوادو گھنٹے صح سے جو کچھ
 کرتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ کن قواعد کے تحت تھا اور کن ضابطہ
 کار کے تحت تھا میں سمجھتا ہوں کہ جیسے ہماری عام کہا وات کہ
 اونٹ اگر بار اٹھا لے گا تو وہ سر پار بھی اٹھا لے گا، میری خواہش یہ ہے
 کہ جہاں آپ نے اتنا بار اٹھایا ہے وہاں میری بات بھی آپ تفصیل سے
 سین گے اور جیسے کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں ثواب طاعت فمعت
 پر طبیعت اور نہیں آتی، اگر آپ اسے مستظر کر لیتے ہیں اور یورے
 ایوان کو اس پر بحث کرنے کی دعوت دیتے ہیں تو مجھے پھر فہری
 کہ ایک بٹاچھہ کی قید ہو گی، کیسے ہو گا اور کیسے نہیں ہو گا میں جیسے کہ

کہہ چکا ہوں وہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہے، شکر یہ،

وزیر قانون و پارلیمانی امور پر

جناب والا! اس تحریک التواہ کی خلاف میں معزز رکن کو آپ کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان لوگوں نہیں آزاد ڈنیس کے سیکشن ۶۸ شیڈول ۲ حصہ ۲ کے تحت اختیار ہے کہ لوگوں کو نسل یونیکس لگا سکتی ہے یہ بات صحیح ہے اگر اس کو تبدیل کرنا چاہیں اسکا تعلق قانون سازی سے ہے تو معزز رکن کو چاہیے تھا کہ وہ اس سبیل میں اس کے لئے بل پیش کریں اور ایسے معاملے جو قانون سازی سے تعلق رکھتے ہیں وہ تحریک التواہ کے ذریعہ ہاؤس میں نہیں آسکتے ہیں اور میں معزز رکن کی اس بات کی بھی دعاحت کر دوں کہ جس کا الحضور نے اپنی تقریر میں اعتراف بھی کیا ہے کہ یہ پہلے بھی لگتا رہا ہے پچھلے درسالوں سے حکومت نے یہ سمجھا کہ ان اخراجات کی کمی پوری کرنے کیلئے حکومت اپنی جانب سے دو یا تین لاکھ روپے دیدیں اور انہیں یہ کہا گیا کہ یہ کمی

ہم پورنی کر دیں گے، اس بار چونکہ دسال کی کمی تھی تو حکومت نے اس بات سے انکار کیا کہ لوکل کو نسل کو یہ پیسے دے، دوسرے پہلے یہ لیکس بار ہا لگا ہے، اور لکھا رہا جیسا کہ قانونی مسودہ پر یہ سوال خود انہوں نے اپنی تقدیر میں کیا کہ کیا یہ کسی قانون کے تحت لگایا گیا ہے، توجہا ب میں نے قانون کا ذکر کر دیا ہے معزز رکن خود چیک کر سکتے ہیں اس قانون کے تحت لوکل باڑی زیر احتیاط دہ یہ لیکس لگاسکتی ہے رہا معاملہ شریعت کا یہ شرعی ہے یا نہیں تو یہ معاملہ شریعت کو رٹ میں جا کر طے کیا جاسکتا ہے، لہذا میری درخواست ہوگی کہ اس تحریک التواہ کو مسترد کر دیا جائے

سردار محمد خان پار وزنی :-

جناب اسپیکر صاحب رکھتے ہیں کہ "دامتہ" "شوق دو نڈھوں میں پتا ہیں" جناب والی! مسٹر صاحب نے جوابیان دے دیا کہ اسیلی میں قانون سازی کا میدان موجود ہے وہ بھی بنناہ دو نڈھنے کے پیچھے ہیں سات تاریخ کو لوگ لٹ پٹ جائیں گے

تباہ و بر باد ہو جائیں گے، لوگوں کی حسبوں پر ڈاکے ڈالیں
 میں اس کے لئے تحریک اسحقاق لانا چاہتا ہوں لیکنے
 منشیر صاحب راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں بہر حال میں یہ
 کہتا چاہتا ہوں کہ اس میں قبیلہ احت کیا ہے کبھی کبھی ایسے حالات
 و واقعات رو نہ ہوں جہاں ظلم و تشدد ہو رہا ہو تو کھوٹ
 کا بازار گرم ہو، اگر ٹریوری پنzer اپوریشن کے ساتھ اسکی تمل فی کیلئے
 کام کر دیں، اس میں کیا گناہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ وزیر موصوف
 ایوان میں تجویز پیش کرتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت
 ایسا کیا گیا ہے تو بھی میں سمجھتا ہوں آئین کی رو سے بھی یہ ایکٹ
 اسلام کے منافی ہے، وہ ایکٹ ایکٹ ہنسیں رہتا جو براہ راست اسلامی
 شریعت سے متصادم ہو آپ لوگوں کو لوٹنے کے کیلئے میکس لگاتے ہیں
 حضور والا! اگر قاعدہ اٹھا سی کے تحت میرے پیش کی گئی تحریک
 التوا پر ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی تو آپ اسلامی نظریاتی کوسلے
 مشورہ ملے یہیں کہ آیا یہ میکس آئینی اور قانونی ہے۔

جناب اسپلیکر :-

اس بارے میں میری رونگ آر ہی ہے

نواب محمد اسماعیل خان رئیس افغانی :-

(پرانٹ آف آرڈر)

اسکی وصاحت کریں (قطعہ کلامیاں) نیلامی کی وصاحت کریں (قطعہ کلامیاں)

جناب اسپلیکر :-

الیٹ مٹ ADMIT ہیں ہوتی، میری بات سین (قطعہ کلامیاں)

نواب محمد اسماعیل رئیس افغانی :-

جناب اسپلیکر، پچھلے شش میں اس بات پر گرام
گرم بحث ہوتی تھی ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ آپ نیلامی نہیں
کر سکتے وزیر بلدیات نے یہی کہا تھا اس معزز ایوان میں کہ
یہ غیر شرعی ہے جہاں تک تحریک التوا کا تعلق ہے تو میں ان کو

سپورٹ کرنا ہوں، جناب والا! جو شخص اپنی گائے بیل بھینس دغیرہ
 سبی میلہ میں پیچنے کے لئے لائے گا اسکے یادھنے پر ٹیکس لیا جائیگا
 جو کلعہ ٹیکس کہلاتا ہے، جناب اسپلیکر، اس سرتبرہ ہمارے زمین
 دار مل کی خصیں خراب ہوئی ہیں الگا کافی نقصان ہوا ہے اسکے
 باوجود آپ ان غریبوں پر ٹیکس لگا رہے ہیں، اس سال ہمازے زمیندار
 یورپی حالت میں ہیں ہماری فصلیں تباہ ہوئی ہیں جوکہ منشہ صاحب نے
 کلعہ ٹیکس تجویز کیا ہے جیسا میں نے پہلے بھی کہا ایک طرف وزیر
 بلدیات نے ایوان میں کہا تھا کہ نیلامی غیر شرعی پیش ہے وذیر خزانہ نے
 فرمایا تھا کہ سود غیر شرعی ہے ہم سود ادا نہیں کریں گے لیکن
 دوسری طرف انہوں نے سود ادا کرنے کیلئے رقم شخص کی تھی،
 جناب والا! میں کہتا ہوں ان یا توں سے اس ایوان کا استحقاق
 ہمراج ہوا ہے،

جناب اسپلیکر جس آپ حضرات میری رولنگ سنیں،
 (قلم کلامیاں) سردار محمد خان باروزی صاحب کی تحریک التواریخ

پر میری رد لئگ یہ ہے، ” سردار محمد خان باروزی صاحب نے سیی میلہ کے موقع پر ماں مویشی کی فروخت اور بھری کے لئے سکعہ، رچسٹریشن فیس کا پانڈ کیا جا رہا ہے اور اور اس طرح ماں دمویشی کے حاجت مندا فروخت کنندگان لوگوں کو زیر بار کیا جا رہا ہے اس تحریک التوارکا بغور مطالعہ کیا گیا، ضلع کو نسل کے چیزوں میں نے قالوں طور پر اشتہار اخبارات کو دیا ہے، اور انکا یہ اقدام یلو چستان لوکل گورنمنٹ آرڈرینس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت کیا گیا ہے لہذا یہ تحریک التوارکا یا چستان صوبائی اسیبلی کے قواعد انصباط کار مجریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۱۸۳ اور کے تحت بحث کے لئے منتظر ہے پس کی جا سکتی، ”

سردار محمد خان باروزی ہے۔

۱) پوانڈ آن ایسپلیشن)

جتاب اپیکر! میری تحریک التوارکا منظموں میں ایک عرض کرتا چاہتا ہوں مجھے سہی امید تھی کہ آپ اسے گلوٹین کر دیں گے، آپ نے ایسا ہی کیا میں آپ کی کرسی کا کتنا احترام کرتا

ہوں، مجھے اسکا کس قدر احترام ہے بتانے کی بجائے میں
 اسے اپنے دل میں رکھوں گا اور عحسوس کرتا رہو گا،
 جناب اپنیکر، جب آپ اپنے چیمپر میں جائیں اور آج کے ایوان
 کی کارروائی کاٹیپ پریکار ڈینیں تو آپکو غیر معمولی طور پر اسیں
 جوش و خروش نظر آئیں گا آپ دیکھن کہ کتنی قانون لٹکنی کی تھی کس قدر
 قاعدوں کی خلاف درزی ہوئی، اپنی سیاست کے علاوہ آدمی
 دوسری سیاست سے یوں لے، قانون لٹکنی ہو رہی ہے، قاعده
 بھی تباہ کیا جا رہا ہے کہ میرے جیسا آدمی یہ سمجھنے پر عبور رہے
 و تقہ سوالات ایک گھنٹہ ہوتا ہے لیکن ڈیندھ گھنٹہ لیا گیا میری
 التجاء ہے کہ اپنے چیمپر میں جا کر آپ کارروائی کاٹیپ پریکار ڈینیں،
 جناب اپنیکر، مجھے جیسا آدمی یہ سمجھنے پر عبور رہے کہ جو بھی قواعد
 و ضوابط کے اپناۓ آپ اسکے باหم باندھ کر زبان بندی پر مجبور
 کرتے ہیں تاکہ وہ بیٹھ جائیں،

میر صابر علی بلوچ :- جناب اپنیکر، آپنی روائی کا احترام

کرتے ہوئے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں جہاں تک

Note: — on with out representation.

میں آپ سے گزارش کروں گا

سرکاری کارروائی،

جناب اسپیکر پر

اب سرکاری کارروائی کا وقفہ ہے، چیزیں مجلس قائدہ
برائے جنرل ایڈمنیشن اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کریں

سید ارشیعہ احمد خان ترین وزیر اعظم

جناب اسپیکر، آپکی اجازت سے میں بلوچستان
وزیر اعلیٰ و صوبائی وزراء کے (مشاہرات موجہات اور استحقاقات کے)
(ترجمی) مسودہ قانون مصدورہ ۱۹۹۰ء (مسودہ قانونی نہیں مصدورہ
۱۹۹۰ء) کے متعلق مجلس قائدہ برائے جنرل ایڈمنیشن کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناپ اسپیکر ب۔

رپورٹ پیش ہوئی، اب وزیر قانون بولان میڈیکل کالج
(بورڈ آف گورنر) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء (مسودہ قانون
نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۰ء) کے باعثے میں اپنی تحریک پیش کیتے

مسٹر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون ہائیکیومنی امور

جناپ اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں لکھ
بولان میڈیکل کالج بورڈ آف گورنر) کے مسودہ قانون مصدرہ
۱۹۹۰ء فی الفور نیر غور لایا جائے،

جناپ اسپیکر ب۔ تحریک یہ ہے کہ

بولان میڈیکل کالج ربورڈ آف گورنر) کے مسودہ
قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء مسودہ قانون نمبر ۳ کو فی الفور زیر
غور لایا جائے،
(تحدیک متطلور کی گئی)

جناب اسپیکر :-

وزیر متعلقہ مسودہ قانون پر روشنی ڈالیں،
وزیر قانون پیار لیہماں امور :-

جناب اسپیکر: محض ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بولان میڈیکل کالج کے بورڈ آف گورنر نے میں وفاقی حکومت کی طرح بلوچستان کی صوبائی حکومت کو بھی تمائندگی حاصل ہو تاکہ اس ادارے کی نگرانی بہتر طور پر ہو سکے اور کام پایہ تکمیل کو پہنچ سکے، گورنر بلوچستان کی جانب سے اس مقصد کے لئے آرڈر یعنی چاری سہیا گیا چونکہ مارچ میں اسکی مدت ختم ہو رہی ہے اس لئے یہ بیل ایوان میں پیش کیا گیا ہے، جتنا والا گورنر بلوچستان اس بورڈ کے چیئرمین ہیں، لہذا میں آپ کے توسط سے ایوان سے گزر مش گرونگا کہ اس بیل کو منظور کیا جائے، شکر یہ،

میر ظفر اللہ خان جمالی :-

جناب اسپیکر پچھلے دنوں میں بھی صوبائی اسمبلی

میں اس قسم کے بلز لائے گئے اور ہم تے تب بھی آپ سے گزارش
کی تھی آپ اس قسم کے بل اکثریت کے بل بوتے پر پاس کر لیں گے،
جسے دوسرے الفاظ میں ڈنڈا ہاری کے زمرے میں لیتا ہوا،
جواب دالا: چونکہ یہی ایم سی کا بڑا ہم پر جیکٹ رہا ہے جو آج
تک مکمل نہ ہو سکا یہ ساڑھے سات کروڑ کا پر جیکٹ تھا غالباً اب
پڑھ کر اڑستھ کروڑ سے تجاوز کر چکا ہے باقی پیزروں کو چھوڑ کر
اور لے دے کر میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ میں پاس کر کے
ایکٹ بنا یا جائے مجھے اعتراض تو کوئی نہیں لیکن جب میں یہ
بل پڑھ رہا تھا، جواب دالا: میں اس مسودہ قانون کو بہتر
باتے کھلئے دو بارہ عرض کرتا چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ
ترمیمات کے ساتھ میں کو پاس کیا جائے جو کہ اس کو بہتر بنانے
کے لئے ہیں اور اس کے بعد اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں
ہو گا، کہ ہم اس میں کو پاس کر لیں، ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آج
بھی ہمارے یونیورسٹیوں کے بچے اچھی تعلیم سے محروم ہیں اور اب اس
کا تدارک یا سد باب کیا ہو گا اور گزشتہ بیالیں سال میں کیا ہوا

کیا کارگزاری ہوئی بچوں اور بچیرں کو کیا تکالیف اٹھانی
پڑیں، قوم کو کتنا تکالیف اٹھانی پڑی میں وہ اپنی جگہ
پر ہے، جناب والا! جب آپ ایک مستقل بورڈ آف گورنر
بنائے ہے ہیں جو کہ کسی کام کے لئے اپنی متفقہ رائے دے سکے،
جس سے ہماری قوم کے ہزاروں اور لاکھوں بچے استفادہ کر
سکیں گے، طلباء و طالبات مستفید ہو سکیں گے اس میں دئے گئے
سودہ قانون کی شق نمبر میں کہا گیا ہے کہ ایک ایم پی اے ایک
ایم این اے اور ایک منشہ ہو گا تو چنان اسپلیکر! اس سلسلے میں
ترجمہ دیتے ہوئے گزارش کر دیا کہ اس میں ایک ایم پی اے ایک
ایم این اے اور ایک سینٹر کی پجائے ہیں ایم این اے دس سینٹر اور
کم از کم چھ ایم این اے رکھیں، تاکہ ہر ڈوپٹن کو نمائندگی مل
سکے اور وہاں سے ایک ایک نمائندہ ہو جو صوبے کے مقاد
میں بات کر سکے، اور بورڈ آف گورنر کو چلا سکے، اس کے
بعد ایک اور ترجمہ بھی یہاں لانی چاہئے تو چنان ب والا یا یہ صحت
کے علاوہ ایک تعلیمی ادارہ ہے اور اس تعلیمی ادارے کے لئے

سیکریٹری تعلیم کا کہیں ذکر نہیں آیا ہے میں حیران ہوں جس نے
 بھی یہ بیل ترتیب دیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک تعلیمی ادارے کے لئے
 بورڈ آف گورنر نز میں سیکریٹری نہ ہو پتہ نہیں یہ کس کی صوابدید ہے
 کس کی سمجھ بوجھ ہے میں گزارش کرو گا کہ اس کے بورڈ آف گورنر نز
 میں سیکریٹری تعلیم کا ہونا چاہئے اور آپ اس مسودہ قانون میں
 دیکھیں تو سرکاری ملازمین کی ان میں تعداد زیادہ ہے یہ نسبت جو
 عوامی نمائندہ ہو گے مجھے سرکاری افسران سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے
 مگر سرکاری افسران کو اس بورڈ میں ترجیح نظر آتی ہے آپ دیکھیں
 اگر ایک سرکاری افسر ہے اور اچھا ہے وہ اس موبے کے لئے
 دکھ درد بُکھتا ہے ہمیں کوئی گارنٹی اور تسلی نہیں ہے کہ کب اس کا
 تبادلہ ہو جائے اور اس کی جگہ پر ایک اور پڑھالکہ اور کسی صٹ
 سے افسرا پورٹ کیا جائے گا پتہ نہیں اس کے دل میں بھی اس
 موبے کے لئے دکھ درد ہو گا یا نہیں۔ جتاب والا میں آپ سے گزارش
 کرو گا کہ اس میں پہلک نمائندے زیادہ ہوتے چاہئے آپ ان
 کی تعداد بڑھادیں، یکونکہ وہ یہاں کے مستقل باشندے ہیں،

ایم پی اے اور ایم این اے تو آتے جاتے رہیں گے، مگر یہ
اس بدلیاں مستقل ادارے ہیں جو سینٹرلر ہیں وہ اس کے مستقل
مبرہونگے یہ ایک تعلیمی مل ہے یہاں کی فلاخ دبھوڑ کے لئے ہے
تو پیلک نمائندگی زیادہ ہونی چاہئے میں آپ کے
توسط سے حکمران پارٹی سے گزارش کرو گا کرو یہ ترمیمات
اس بل میں لائے اور اس کے بعد ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا

وزیر قانون و لیمانی امور:-

جانب والا! جس دن یہ بلیش ہوا تھا اگر معزز
مبرجا ہتے تو ترمیمات دے سکتے تھے۔

جتنا ب اسپلیکر ہے

چونکہ ظہر کی آذان ہو رہی ہے
وزیر قانون صاحب آذان کے بعد اپنی تقریر
جاری رکھیں۔

وزیر قانون فلیمنگ امورہ

بخار والا بجس دن میں پیش ہوا تھا،
اس کے بعد بہت سادقت دیا گیا تھا اگر وہ ترمیمات دے دیتے آج
ہم ان پر غور کر لیتے اور غور و خوض کر کے ان کو شامل کر دیتے،
آج جب یہ بل منظوري کے لئے پیش ہو رہا ہے اور دے گئے وقت
سے کسی نے قائدہ نہیں اٹھایا تو میں سمجھتا ہوں کہ ترمیم کی
بات اس مرحلے پر کرنا اور زیادتی ہوگی اور جہاں تک اس بل کا
تعلق ہے جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی تھی اس کے چار مشتبہ نمائندے سے
بورڈ آف گورنر ز میں ہیں، چار رفاقت سے تعلق رکھتے ہیں اور
چار صوبائی حکومت کے اعلیٰ افسران ہیں تو اس کے متعلق میں یہ
کہتا ہوں کہ اس مرحلے پر ترمیم پیش کرنا یا اس کی کیٹی کو پہنچانا غلط
کارروائی ہوگی اور اس کو مزید التواریخ میں ڈالنا زیادتی ہوگی
اس میں کو جلد پاس کیا جانے تاکہ اس پر کارروائی ہو سکے اور
بورڈ اپنا کام شروع کرے جس کی نشاندہی معزز رکن نے کی
کہ یہ معاملہ آج تک اتنا میں رہا ہے پہلے یہ ملک نہیں ہو سکا ہے

تو امید کرتے ہیں کہ اس بورڈ کے آنے کے بعد بہتر طور پر سکا
کام چل سکے گا، اور اس کا کام تینری سے شروع کیا جاسکے گا

جناب اپیکر ہے

اب سوال یہ ہے کہ وزیر متعلقہ نے جو تحریک بیش کی ہے
منتظر کی جائے؟ (تحریک منتظر کی گئی)

تواب محمد اسلم ریسماںی :-

جنا دala! جو بل منتظر کیا جا رہا ہے
یہ بولان میڈیکل کالج کے متعلق ہے اور بولان میڈیکل کالج
یونیورسٹی بھوپتیان کے تخت چل رہا ہے جو اس کا اعلیٰ ادارہ ہے
وہ خود ایک آرڈیننس کے تخت چل رہی ہے، لیکن آپ بولان میڈیکل کالج
کے لئے قانون بنانے رہے وہ ماتحت ادارہ ہے،
وزیر قانون ہمارے محترم ہیں ہمارے مرشد ہیں،

میر ظفر اللہ خاں جمالی :-

(پو انیٹ آف آرڈر)

جناب والا ! آپ نے فرمایا کہ تحریک منظور کی حاجتی ہے میں نے اس کی خلافت کی ہے آپ اس پروٹنگ کرائیں اور فیصلہ دین ہم ایسی تو نہیں چھوڑیں گے راس پر میری ترمیمات ہیں آپ اس پر کارروائی کریں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امورہ :-

آپ نے وقت پر ترمیم نہیں دی ہے اور جب یہ تحریک منظور ہو چکی ہے تو اس پر کیسے کارروائی کی جائے؟

میر ظفر اللہ خاں جمالی :-

جناب والا ! میں نے ایک عام آدمی کے لئے نہیں کہا تھا، لہ آپ اس کو بورڈ کا میریتاں میں میں نے عوامی نمائندوں کے بیٹے کہا ہے اور وزیر قانون اس کی خلافت کر رہے ہیں

وزیر قانون و پارلیمانی امور ہے۔

معزز رکن جو اسمبلی کے قاعدے قانون سے
اچھی طرح داقت ہیں، وہ اس موقع پر ترمیم کی بات کر رہے ہیں جو
کہ ترمیم کا وقت نہیں ہے وہ اس مرحلے پر نہ رہ دیں تو یہ
افسوں کی بات ہے اس مرحلے پر ترمیم نہیں ہو سکتی ہے اگر وہ وقت
پر ترمیم دیتے تو غور خوض کیما جا سکتا تھا، اور ان کی ترمیمات کر
دیکھ لیتے، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاتا رہے۔

نواب محمد اسلم رئیس ایسی ہے۔

جناب والا! بلوجہستان یونیورسٹی ہی بولان
سینڈیکل کالج کے فارغ والتحصیل طلباء کو ڈگریاں عطا کرے گی، جب
اس کالج کا اپر کا ادارہ خود آرڈیننس کے تحت چل رہا ہے اور
اس کے ماتحت ادارے کیلئے کیسے قانون سازی کر رہے ہیں،
اس بل کو آج معزز وزیر قانون صاحب پاس کرنے کے لیے جلدی
کر رہے ہیں ایسا نہ کریں،

جناب اپسیکر :-

اب بن کو کلازروار لیا جائے گا،
وزیر قانون تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون :- جناب اپسیکر کلاز ۲ میں تحریک پیش کرتا ہوں
کہ کلاز دو کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے،

جناب اپسیکر :-

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کلاز ۲ کو مسودہ قانون کا
جزو قرار دیا جائے، (تحریک منتظر کی گئی)

وزیر قانون :-

جناب اپسیکر! کلاز ۳ میں تحریک پیش کرتا ہوں
کہ کلاز ۳ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے

میر ظفر اللہ خان جمالی :-

جناب والا میں نے اس کل از ز نمبر ۳
 میں ترمیم دری تھی آپ نے اس کا ذکر بھی نہیں کیا رگستاخی معاف !
 یہ پہلے زمانے میں ہوتا تھا کہ سردار جی کے زمانے میں کہ بجھے پاس
 والا منتظر اور بجھے پاسے والا نامنظور رآپ یہ تو نہ کریں ،
 اتفاق سے ہم اس سامنڈ پیٹھی ہوئے ہیں ، مہربانی فرمائکر ایسی
 زیادتی نہ کریں ۔ جناب والا اگر آپ کی دبھی رفتار ہے تو ہم
 بطور احتجاج واک اوث کرتے ہیں ، اس مرحلے پر معزز ممبر کے ساتھ
 پچھ آزاد ارکان ایوان سے واک اوث کر گئے)

جناب اسپلیکر :-

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کل از ز نمبر ۳ کو مسودہ
 قانون کا بجز قرار دیا جائے (تحریک منتظر کی گئی)

وزیر قانون :- جناب اسپلیکر ! کل از ۳ میں یہ تحریک پیش کرنا گا

ہوئی، کہ کلائز نمبر ۲ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے،

جواب اپیکر :-

تحریک جو پیش کی گئی کہ کلائز نمبر ۲ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے، (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون :- جواب اپیکر کلائز ۵ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلائز نمبر ۵ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

جواب اپیکر :-

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کلائز نمبر کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے، (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون :-

جواب اپیکر کلائز ۶ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں

کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے،

جواب اسپیکر میر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون
کا جزو قرار دیا جائے، (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون :-

جواب اسپیکر: کلاز ۷ میں یہ تحریک پیش کرنا ہوں
کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے،

جواب اسپیکر میر

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون کا جزو
قرار دیا جائے، (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون :- جواب اسپیکر: کلاز ۸ میں یہ تحریک پیش کر دیا جائے

کہ کلائز ۸ کو مسودہ قانون کا جزو و قرار دیا جائے،

جناب اپسیکرہ :-

تحریک یہ ہے کہ کلائز ۸ کو مسودہ قانون کا جزو و قرار دیا جائے،

وزیر قانون :-

جناب اپسیکر۔ کلائز ۹ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں
کہ کلائز نمبر ۹ کو مسودہ قانون کا جزو و قرار دیا جائے،

جناب اپسیکرہ :-

تحریک یہ ہے کہ کلائز ۹ کو مسودہ قانون کا جزو و قرار دیا جائے
(تحریک منقولہ کی گئی)

وزیر قانون :-

جناب اپسیکر۔ کلائز ۱۰ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں

کہ کلاز ۱۰ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے،

جناب اپنیکر ہے

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کلاز ۱۰ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے (تحریک منتظر کی گئی)

وزیر قانون :-

کلاز ۱۱ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۱۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے

جناب اپنیکر ہے

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کلاز ۱۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے، (تحریک منتظر کی گئی)

وزیر قانون :-

کلاز ۱۲ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں

کہ کلائر ۱۲ کو مسودہ قانون کا بجز و قرار دیا جائے،

جواب اسپلیکر :-

تحریک چوبیش کی گئی یہ ہے کہ کلائز ۱۲ کو مسودہ قانون
کا بجز و قرار دیا جائے (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون در کلائز ۱۳ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں
کہ کلائز سو رکھ مسودہ قانون کا بجز و قرار دیا جائے

جواب اسپلیکر :-

تحریک چوبیش کی گئی یہ ہے کہ کلائز ۱۳ کو مسودہ قانون کا بجز و
قرار دیا جائے (تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون :-

کلائز ۱۳ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں

کہ کلاز ۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے

بھتاب اپسیکرہ :-

تحریک جو پیش کی گئی کہ کلاز ۱ کو مسودہ قانون کا جزو
قرار دیا جائے (تحریک مبتظور کی گئی)

وزیر قانون :-

کلاز ۱ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں
کہ کلاز ۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے،

بھتاب اپسیکرہ :-

تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کلاز کو مسودہ قانون
کا جزو قرار دیا جائے، (تحریک مبتظور کی گئی)

وزیر قانون :- تمہید میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں

کے تمہید کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر ہے۔ تحریک بھیش کی گئی کہ تمہید کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ہے۔ وزیر قانون الگی تحریک بھیش کریں۔

وزیر قانون ہے۔ میں یہ تحریک بھیش کرتا ہوں کہ بولان میڈیل کا بج بودھ آف گورنر کے مسودہ قانون مصادرہ نامہ کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر ہے۔ تحریک بھیش کی گئی ہے کہ بولان میڈیل کا بج